منظور شدہ ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب بموجب سرکلر نمبر ۲۱۱۲۷ مورخہ ۷ اردسمبر سنہ ۱۹۳۱

ہندو ریڈرز

اُردو کی تیسری کتاب

مُصنّفہ

لالہ بیج ناتھ کھنہ ایم ۔ اے (کلکتہ)
بی ۔ اے، بی ۔ ٹی (پنجاب)
پرنسپل جاٹ ہائی سکول حصار

لاہور
رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز
ایجوکیشنل پبلشرز

سنہ ۱۹۴۱ء

3rd Edition 500
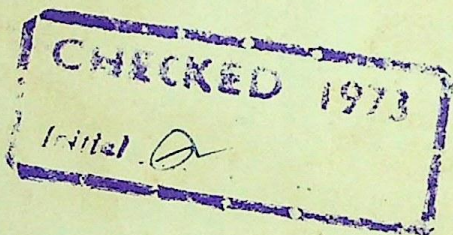
دیباچہ

یُوں تو سکُولوں میں بہت سی اُردُو کی کِتابیں پڑھائی جاتی ہیں لیکن ہندُو اور سِکھ بچّے اُن سے جِس قدر فائدہ حاصِل کر سکتے ہیں وُہ سب پر روشن ہے۔ اور کِسی بچّے سے اُس کے مُتقدّس بُزرگوں کا کچھ حال پُوچھو تو وُہ کچھ بھی جواب نہیں دے سکتا اور فی الواقع آج کل کے زمانے میں جبکہ روزی کمانے کی فِکر بچپن سے ہی دامنگیر ہو جاتی ہے۔ بیچاروں کو اِتنی فُرصت ہی نہیں مِلتی کہ مُروّجہ اور ضروری تعلیم کو چھوڑ کر مذہبی تعلیم کی طرف توجّہ کریں۔ یہ خیال مُدّت سے میرے ذِہن میں تھا کہ کِتابوں کا کوئی ایسا

سلسلہ شروع کیا جائے کہ جس سے بچّوں کو تعلیم کے ساتھ مذہبی معلومات کے فوائد بھی حاصل ہو سکیں۔ چنانچہ میں نے اس خیال کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے یہ ہندو سیریز شروع کیا ہے۔ تا کہ ہندو اور سکھ بچّے ان ہر دو فوائد سے مستفید ہو سکیں۔

ہر ایک سبق سے کوئی نہ کوئی اخلاقی نتیجہ نکالا گیا ہے۔ تا کہ بچّے اُسے اپنا نصب العین قرار دیں۔ بچّوں کی علمی۔ مجلسی۔ مذہبی اور عام واقفیّت بڑھانے میں حتّی المقدور کوشش کی گئی ہے۔ اشیاء کی توضیح کے لئے مناسب مقام پر تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ نظموں کی بنیاد بچّوں کی قابلیّت اور مذہبی یا اخلاقی نقطۂ نگاہ پر رکھّی گئی ہے۔ اور حتّی الامکان کوشش

کی گئی ہے - کہ اِن میں سلاست اور روانی ہو تاکہ بچّے حِفظ یاد کر سکیں ٭

غیر مُستعمل الفاظ اِستعمال کرنے کی کوشش نہیں کی گئی - بلکہ بچّوں کی ترقّی کے ساتھ ساتھ ہی ذخیرہِ الفاظ کو بڑھانے کا خاص خیال رکھّا گیا ہے - یعنی اسباق بتدریج مُشکِل دِئے گئے ہیں - اور یہ شکایت جو عام طور پر پائی جاتی ہے - کہ لڑکوں کو خاص حد تک پڑھنے کے بعد بھی خط لِکھنا - منی آرڈر فارم پُر کرنا - یا اِشتہار وغیرہ لِکھنا نہیں آتا - اِس شکایت کے دُور کرنے کی بھی مُمکِن کوشش کی گئی ہے ٭

اگر یہ سِلسِلہ ہندو اور سِکھ بچّوں میں دونو مذاق صحیح صحیح پیدا کرنے کا مُوجِب

ہوگا - تو میں جانوں گا - کہ میری محنت اکارت نہیں گئی ⁂

نہایت ناشکر گزاری ہوگی اگر میں اپنے فاضلِ اجلّ اور عالِم بے بدل دوست طوطے ہشد جناب پنڈت راج نرائن صاحب ارمان دہلوی کے قابلِ قدر نظرِ ثانی اور مفید مشوروں کا اعتراف نہ کروں - جنھوں نے اس سلسلہ کی تصانیف میں میری خاص امداد کی ہے ⁂

علاوہ ازیں میں لالہ ارجن داس صاحب ایم - اے - ایل - ایل - بی لاہور کا بھی تہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے ان کتب کی تکمیل میں میری خاص طور پہ مدد کی ہے ⁂

حصار
یکم نومبر ۱۹۲۹ء } مصنّف

فہرستِ مضامین

اُردُو کی تیسری کِتاب

۱۔ پرماتما کی تعرِیف

چراغاں وسیع اِحسان علیحدہ

لمحہ تنفّس غیر مُمکن عنایت

واجب بے حد

۱۔ ہر اِک تعرِیف ہے پرماتما کو
کہ جس نے ہے بنایا آسماں کو

۲۔ بنائے اِس میں ہیں روشن سِتارے
دِکھائے ہیں چراغاں کے نظارے

۳-بنایا دِن کو سُورج روشنی دے
پڑے جب رات روشن چاند نکلے
۴-زمیں دیکھو کھُلی کیسی بنائی
بنا کر اپنی قُدرت ہے دِکھائی
۵-ہمارے واسطے پھل ہیں اُگائے
کوئی کھٹّے کوئی میٹھے بنائے
۶-بنائی آگ - پانی اور ہوا ہے
ہر اِک کا کام آپس میں جُدا ہے
۷-مگر اِن میں ضرُوری شئے ہوا ہے
ہر اِک ذی رُوح کا یہ آسرا ہے
۸-اگر اِک لمحہ گزُرے ہم پہ اُس بِن
تو ہو جائے تنفّس غیر مُمکِن
۹-کئے جب اُس نے یہ احسان ہم پر
بجا ہم شُکر یہ لائیں نہ کیونکر

سوالات

۱۔ پرماتما کی تعریف کیوں کرنی چاہیئے؟
۲۔ پرماتما نے ہمارے واسطے کیا کیا بنایا ہے؟
۳۔ آٹھویں اور نویں شعر کا مطلب بتاؤ!

۲۔ ہندو شاستر

عظمت قدرت مطالعہ انجام

تمیز کمال دلیل

۱۔ تم اردو کی دوسری کتاب میں ویدک دھرم کے ذکر میں شاستروں کی بابت پڑھ آئے ہو کہ یہ سنسکرت

زبان میں لکھے ہوئے ہیں - اور ان میں ہندو دھرم کی ضروری باتیں لکھی ہیں - آؤ آج ہم تمھیں ان کا کچھ حال سنائیں ؛

۲ - عظمت میں یہ شاستر ویدوں سے دوسرے درجہ پر مانے گئے ہیں - یہ تعداد میں چھ ہیں - اور چھ رشیوں نے علیحدہ علیحدہ بنائے ہیں - یہ رشی مدتوں تک محنتیں کرتے رہے - جنگلوں میں رہے - تپ کئے - قدرت کا غور سے مطالعہ کیا - تب جا کر یہ شاستر بنائے ؛

۳ - ان شاستروں کے پڑھنے سے عقل بڑھتی ہے - قدرت کا مطالعہ اور عبادت کرنے کا ڈھنگ آتا ہے - اور ان پر عمل کرنے سے آدمی دھرماتما ہو جاتا

ہے۔ ان پر یقین رکھنا بھی ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا ویدوں پر۔ ان کے پڑھنے کے بغیر دھرم کی تعلیم ادھوری رہتی ہے ٭

۴۔ ہر ایک شاستر کا مضمون دوسرے سے مختلف ہے۔ مثلاً ایک شاستر میں یہ لکھا ہے کہ دنیا کیا ہے۔ اور کیسے بنی! اس میں کیا کچھ ہوگا۔ اور اس کا انجام کیا ہوگا؟

۵۔ دوسرے شاستر کا مضمون یہ ہے کہ یوگ سے دل کو قابو میں کس طرح کیا جاتا ہے۔ اور اس پر قابو حاصل کرنے سے کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں ٭

۶۔ تیسرے شاستر کا مضمون اس

سے بالکل علیحدہ ہے۔ کہ سچ اور جھوٹ میں کِس طرح تمیز کر سکتے ہیں۔ اِس کے لئے قاعدے بنائے ہیں کہ اگر اِن قاعدوں کے مُطابِق کوئی بات ہے۔ تو وُہ سچّی ہے۔ ورنہ جھوٹی ٭

۷۔ چوتھے شاستر میں تو کمال ہی کر دِکھایا ہے۔ اِس میں دُنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ دلیل سے ثابت کر دِکھایا ہے۔ مثلاً رات کِس طرح پیدا ہوتی ہے۔ دِن کیسے چڑھتا ہے۔ روشنی کیسے پھیلتی ہے۔ رنگ کِس طرح بنتے ہیں۔ ہوا کیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ غرض دُنیا بھر کی سائنس اِس میں موجود ہے ٭

۸۔ پانچویں شاستر میں یہ بتایا ہے۔ کہ دھرم کیا ہے۔ اور اِس کا پالن کیسے

کرنا چاہیئے ۔ اور چھٹے شاشتر میں بتایا ہے ۔ کہ ایشور کیا ہے ۔ اور ہم اُس کو کیسے پا سکتے ہیں ؟

۹ ۔ تم دیکھتے ہو کہ اِن شاشتروں میں دُنیا اور دھرم کی کتنی باتیں موجود ہیں ۔ اس لئے اِن کا پڑھنا نہایت ہی ضروری ہے ÷

سوالات

۱ ۔ شاشتروں کو کیوں پڑھنا چاہیئے ؟

۲ ۔ دُوسرے شاشتر میں کیا لکھا ہے ؟

۳ ۔ چوتھے شاشتر میں کیا درج ہے ؟

۳- سوامی دیانند

اِبتدائی مُکمّل برہمچاری خُوش بیان

شیریں کلام پرچار مُعتقِد

آریہ سماج ستیارتھ پرکاش تذرانے

۱- سوامی دیانند گجرات کاٹھیاواڑ میں ایک برہمن گھرانے میں پیدا ہُوئے۔ اِبتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ جنگلوں اور پہاڑوں میں پرماتما کی تلاش کرتے پھرتے رہے۔ جہاں آپ کو گورو ورجانند مِلے۔ جنہوں نے اِنہیں ویدوں اور شاستروں کی تعلیم دی۔ اور آپ کی

پوری پوری تسلّی کر دی ؛

۲ ۔ سوامی جی سنسکرت کے بہت بڑے عالم ہوئے ہیں ۔ موجودہ زمانہ میں ویدوں اور شاستروں کی سب سے زیادہ مکمّل تعلیم جس شخص نے حاصل کی ہے ۔ وہ آپ ہی ہیں ؛

۳ ۔ آپ بہت بڑے دھرماتما تھے ۔ اور اپنے گورو کی ہدایت کے مطابق تمام عمر ویدک دھرم کا پرچار کرتے رہے ۔ آپ اتنے خوش بیان اور شیریں کلام تھے کہ جب پرچار کرتے تو جو بات کہتے ۔ لوگوں کے دلوں پر اُس کا فوراً اثر ہو جاتا ۔ لوگ جوق در جوق آپ کے لیکچر سُننے کے لئے آنے لگے ۔ اور تھوڑے ہی عرصے میں بہت سے لوگ آپ کے

مُعتقِد ہو گئے - آخیر عُمر میں آپ نے آریہ سماج کی بُنیاد رکھّی جو آج تک قائم ہے اَور ترقّی کر رہی ہے ÷

۴ - آپ نے دھرم کی باتوں کو آسان طریق سے سمجھانے کے لِئے بُہت سی کِتابیں لِکھّیں - جِن میں سے ستیّارتھ پرکاش بُہت مشہُور ہے ÷

۵ - آپ کی خِدمت میں لوگ سینکڑوں روپے کے نذرانے پیش کرتے - مگر آپ اِن سب روپوں کو دھرم کے کاموں میں لگا دیتے اور آپ بِالکُل سادہ زِندگی بسر کرتے ÷

سوالات

۱ - سوامی دیانند کیسی زِندگی بسر کرتے رہے؟
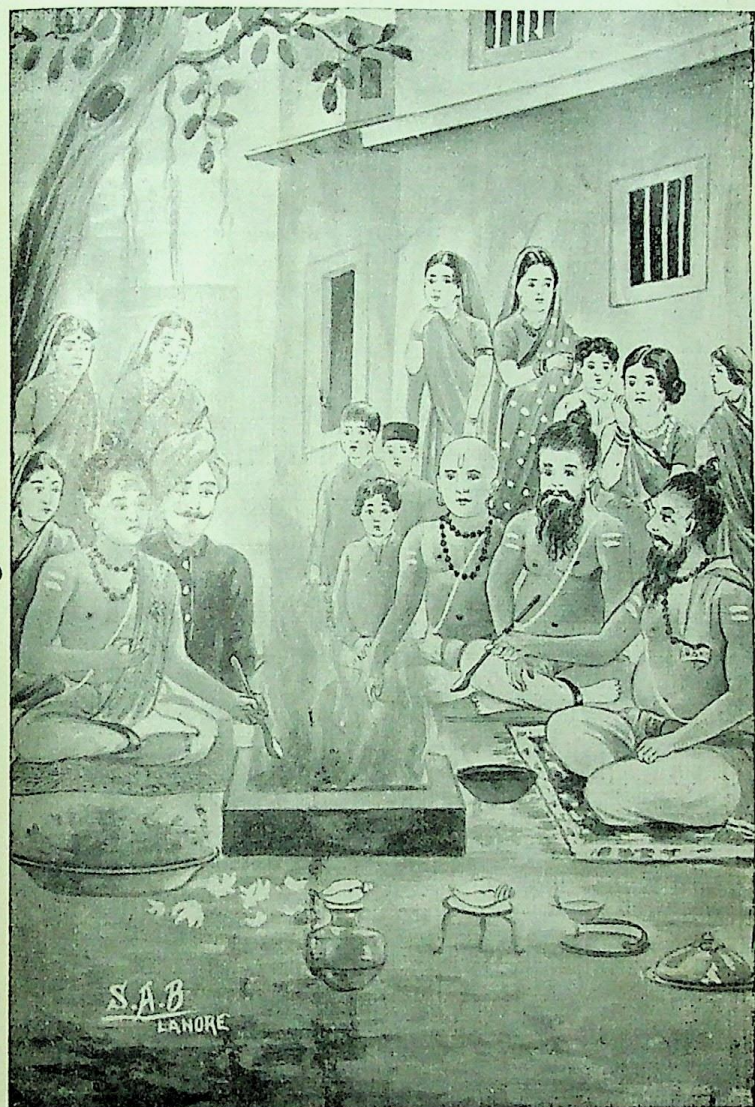
۱۱۔ اُن کی ویدوں اور شاستروں کی تعلیم کے مُتعلق تم کیا جانتے ہو؟

۴۔ ہون

رسم سالگرہ غفلت

خوش حالی خُوش قسمتی

گرمی کا موسم تھا۔ مکند لعل کی بہن کی شادی تھی جب شادی کی رسم ادا ہونے لگی۔ تو ایک پنڈت نے ایک کُنڈ میں آگ جلائی اور اس پر گھی اور کچھ اور چیزیں ڈالنی شروع کیں۔ اور کچھ منتر اونچی آواز سے گانے لگا۔

اَور بھی بُہت سے لوگ کُنڈ کے گِرد
بَیٹھ گئے اَور وُہ بھی منتر گانے لگے۔
مُکند لعل نے بڑے بھائی سے پُوچھا۔
یہ لوگ آگ کیوں تاپ رہے ہیں؟
بڑا بھائی۔ یہ آگ نہیں تاپتے۔ بلکہ
ہَوَن کر رہے ہیں +
مُکند لعل۔ مگر وُہ گھی کے ساتھ اَور کیا
چیز ڈال رہا ہے؟
بڑا بھائی۔ یہ ساگری ہے۔ اِس میں
بُہت سی چیزیں ہوتی ہیں۔ جاوتری
جائفل۔ بالچھڑ۔ ناگر موتھا۔ گوگل۔
میوہ جات۔ چندن بُورہ اَور اَور بُہت
سی خُوشبُودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں +
مُکند لعل۔ اَور وُہ منتر جو پڑھ رہا ہے۔
کیسے ہیں؟

بڑا بھائی - وہ خاص ہون کے منتر ہیں جو ویدوں میں لکھے ہوئے ہیں - اور اسی موقع پر پڑھے جاتے ہیں ؁

مکند لعل - ان منتروں کے پڑھنے سے کیا فائدہ ؟

بڑا بھائی - فائدہ بھی بہت ہوتا ہے - لیکن اس وقت دیکھو کیسا سماں بندھ رہا ہے - ان منتروں میں پرماتما کے گن گائے جاتے ہیں - اور اس سے پرارتھنا کی گئی ہے کہ وہ پڑھنے والوں کے کام اپنی مدد سے سرانجام دے ؁

مکند لعل - اور ہون سے کیا فائدہ ہے ؟

بڑا بھائی - اوّل تو اس سے ہوا صاف اور خوشبودار ہو جاتی ہے - جس سے

دماغ تر و تازہ رہتا ہے۔ دُوم۔ بارشیں وقت پر ہوتی ہیں۔ اَور قحط نہیں پڑتا۔ سُوم۔ وبائی بیماریاں پیدا نہیں ہوتیں۔ اَور اِنسان ضائع نہیں ہوتے ❊

مُکنّد لعل۔ جب یہ اِتنے فائدے کی چیز ہے۔ تو لوگ اِسے ہمیشہ کیوں نہیں کرتے۔ مَیں نے تو اِسے آج ہی دیکھا ہے ❊

بڑا بھائی۔ شادی کے مَوقع پر تو اِسے مُتبرّک سمجھ کر کرتے ہیں۔ مگر ویدوں میں تو اِس کے ہمیشہ کرنے کی بابت لِکھّا ہے۔ اَور یہ ہم لوگوں کی غفلت ہے جو ہر روز نہیں کرتے۔ تب ہی تو آئے سال قحط پڑ جاتا

ہے - کبھی ہیضہ سنا تا ہے اور کبھی
طاعون ÷

مکند لعل - کیا ہمارے بزرگ ہمیشہ ہون
کیا کرتے تھے ؟

بڑا بھائی - کیوں نہیں ! ہر روز اور ہر
گھر میں ہون ہوا کرتا تھا - اور جب
کبھی بارش کی سخت ضرورت ہوتی -
تو ایک بہت بڑا یگ کرتے - جس
کی برکت اور جس کے اثر سے
فی الفور بارش ہو جاتی ÷

مکند لعل - تو کیا اگر لوگ ہر روز ہون
کیا کریں - تو وہی خوشحالی ہو جائے ؟

بڑا بھائی - ابھی کیا بگڑا ہے - اب بھی
اگر سنبھل جائیں - تو بڑی خوش قسمتی
کی بات ہے ÷

سوالات

۱ - ہون کس طرح کیا کرتے ہیں ؟

۲ - ہون سے کیا فائدے ہیں ؟

۳ - کیا پہلے زمانے کے لوگ ہون کیا کرتے تھے ؟

۴ - ہم لوگ ہون ہر روز کیوں نہیں کرتے ؟

۵ - سونے کا کمرہ

شدّت بدشور مہمان واقعات

بے احتیاطی تباہ زہریلا ہلاکت

باعث لحاف واضح لطف صحّت

۱ - ایک آدمی ایک پہاڑی مقام پر

مُلازِم تھا۔ اُس کے دو رِشتہ دار اُسے مِلنے کے لِئے وہاں گئے۔ اُسے رات کے وقت کہیں جانے کا اِتّفاق ہوگیا۔ اور اُن دونو کو گھر پر چھوڑ گیا ؞

۲۔ جاڑے کا موسم تھا۔ سردی شِدّت کی پڑ رہی تھی۔ اُنھوں نے کمرے کے دروازے۔ کھڑکیاں اور روشن دان بند کر لِئے اور کمرے کو گرم کرنے کے لِئے پتّھر کے کوئلوں کو سُلگا لیا۔ تھوڑی دیر بعد جب کمرہ گرم ہوگیا۔ تو اُن کی آنکھ لگ گئی۔ کوئلے سُلگتے رہے۔ اور کمرہ بدستور بند رہا ؞

۳۔ صُبح کو جب وہ آدمی واپس آیا۔ تو کمرہ اندر سے بند پایا۔ بہتیری آوازیں دِیں۔ مگر کوئی جواب نہ آیا۔ آخر دروازہ

توڑ کر اندر داخل ہُوا تو کیا دیکھتا ہے۔
کہ دونو مہمان ہمیشہ کی نیند سو رہے
ہیں۔ حیران ہُوا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ جب
اِدھر اُدھر غور سے دیکھا تو کوئلوں کی
راکھ کا ایک ڈھیر پڑا پایا۔ تب معلوم ہُوا۔
کہ رات کو سردی سے بچنے کے لئے کوئلے
جلائے تھے۔ مگر کمرہ بالکل بند کر لیا۔
اَور ہوا کی آمد و رفت کا کوئی راستہ
نہ رکھّا۔ اَور کوئلے کے زہریلے دُھوئیں
سے مر گئے ٭

ہم۔ ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔
مگر افسوس ہے کہ ہم لوگ بالکل اِس
طرف توجّہ نہیں دیتے۔ ایک ذرا سی
بے احتیاطی سے سینکڑوں جانیں تباہ ہو
جاتی ہیں ٭

۵۔ اوّل تو سونے کے کمرے میں پتھر کا کوئلہ کیا لکڑی کا کوئلہ بھی نہیں جلانا چاہئے۔ کیونکہ دھواں خواہ کسی کوئلہ کا ہو۔ زہریلا ہوتا ہے۔ اور جس ہوا میں ملتا ہے اُس کو بھی زہریلا کر دیتا ہے۔ اور یہی ہوا انسان کی ہلاکت کا باعث ہو جاتی ہے اس لئے اگر کمرہ کو گرم کرنے کی ضرورت بھی پڑے۔ تو انگیٹھی میں کوئلہ ڈال کر کمرہ سے باہر کھلی ہوا میں رکھ دو۔ جب اچھّی طرح سے دھک جائیں تو انگیٹھی اندر رکھ لو۔ مگر کمرے کی کھڑکیاں اور روشن دان کھلے رہیں ؎

۶۔ گاؤں میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ سونے کے کمرہ میں ہی مویشی باندھے جاتے ہیں۔ ظاہرا طور پر تو

مویشیوں کے سانس سے کمرہ گرم ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ اِن کے سانس کے ساتھ بھی زہریلی ہوا خارج ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کا اثر فی الفور نہیں ہوتا مگر یہ بھی خطرے سے خالی نہیں۔ اس لئے چاہئے کہ سونے کے کمرے میں مویشی نہ باندھے جائیں ٭

۷۔ بعض آدمی خواہ وہ کمرے میں انگیٹھی نہ بھی جلائیں سوتے وقت کمرے کا دروازہ۔ کھڑکیاں اور روشن دان بند کر لیتے ہیں۔ ایسا نہیں چاہئے۔ اگر دروازہ بند کیا ہے۔ تو کھڑکی کھلی رہے۔ اگر کھڑکی بند ہے تو روشن دان کھلا رہے۔ غرض ہوا کی آمد و رفت کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کھلا رہنا چاہئے ٭

۸ ۔ اکثر آدمی سوتے وقت لحاف میں مُنہ لپیٹ کر سوتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اگر اس طرح نہ کریں تو نیند نہیں آتی اور نہ ہی نیند کا لُطف آتا ہے۔ اُن پر واضح رہنا چاہئیے کہ ہمارے سانس کے ساتھ بھی زہریلی ہوا خارج ہوتی ہے۔ اور جب لحاف کے اندر کی صاف ہوا ختم ہو جاتی ہے تو وُہی زہریلی ہوا ہمارے سانس کے ساتھ اندر جانی شروع ہو جاتی ہے۔ جو سخت نقصان پہنچاتی ہے۔ اِس لئے مُناسب ہے کہ لحاف سے مُنہ باہر رکھ کر سوئیں۔ ورنہ ایک تھوڑی دیر کے لُطف کی خاطر ساری عُمر کی صحت کا لُطف کھو بیٹھیں گے ٭

سوالات

۱ ۔ سونے کے کمرے میں کوئلے کیوں نہیں سُلگانے چاہئیں؟
۲ ۔ مویشی سونے کے کمرے میں کیوں نہیں باندھنے چاہئیں؟
۳ ۔ لحاف میں مُنہ لپیٹ کر سونا کیوں خطرناک ہے؟

۶ ۔ کُنواں

سطح مویشی کیچڑ پیچش
ہیضہ ملیریا ڈھلان گرد و غُبار
غلیظ صحّت مُضر

۱ ۔ دیکھنا! سامنے کُنوئیں پر عورتیں پانی بھر رہی ہیں ۔ کچھ آدمی نہا رہے ہیں ۔
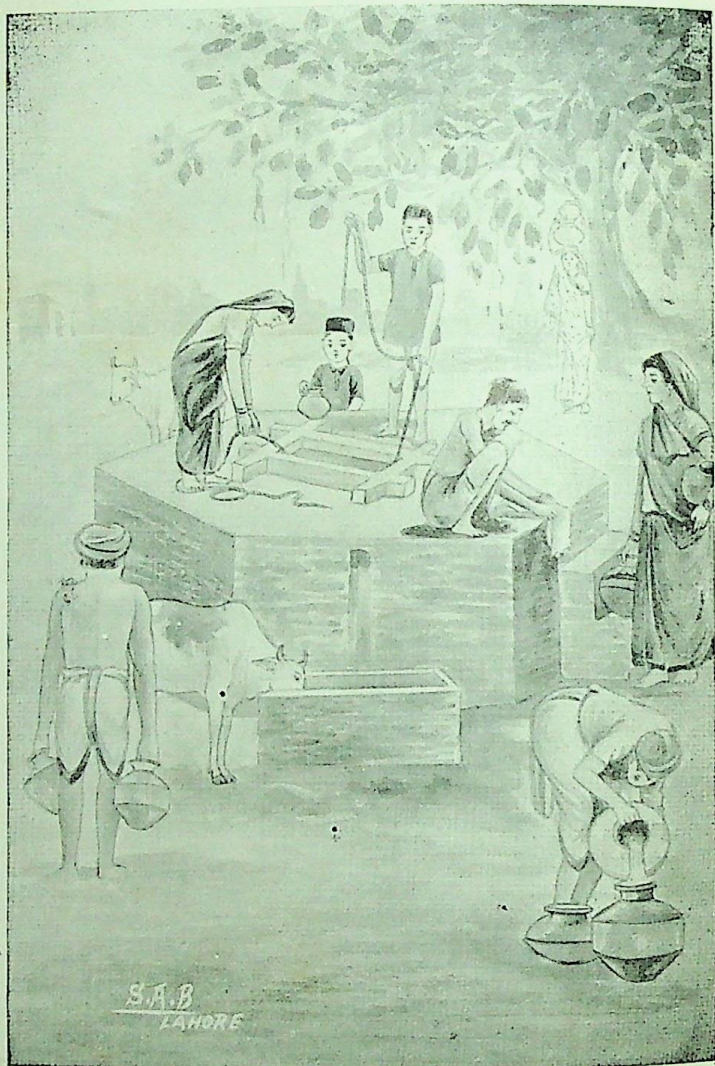
کچھ عورتیں کپڑے دھو رہی ہیں۔ چند مویشی پانی پی رہے ہیں۔ کنوئیں کے گرد کیسی کیچڑ ہو رہی ہے۔ پانی بھی صاف نہیں ہے۔ اِس میں درختوں کے پتّے ملے ہوئے ہیں ۔

۲۔ یہ کنواں بہت خطرناک ہے۔ اوّل تو اِس کے گرد چبوترہ نہ ہونے کے سبب سے اِس میں مویشیوں اور بچّوں کے گرنے کا خطرہ ہے۔ دوسرے کیچڑ اور لوگوں کے نہانے دھونے کا میل اور درختوں کے پتّے اِس میں پڑتے رہتے ہیں۔ اِس طرح سے پانی گندہ اور بدبُودار ہو جاتا ہے۔ اور اِس کے پینے سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پیچش ہو جاتی ہے۔ لوگ ہیضہ اور ملیریا

کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے کنوئیں کا پانی ہرگز ہرگز نہیں پینا چاہئے ؛

۳۔ پانی ہمیشہ اچھے کنوئیں کا پینا چاہئے۔ اچھے کنوئیں کی پہچان یہ ہے کہ اُس کے گرد اونچا چبوترہ ہو۔ جس کا ڈھلان باہر کی طرف ہو۔ کنوئیں کے گرد پختہ نالی ہو۔ تاکہ جو پانی گرے۔ وہ وہاں کھڑا نہ رہے۔ کنوئیں کے اوپر چھت ڈالی ہوئی ہو۔ تاکہ درختوں کے پتے اور ایسی ویسی چیزیں اُس میں نہ گریں۔ اس کے گرد جالی لگی ہوئی ہو۔ تاکہ گرد و غبار اس میں نہ پڑے ؛

۴۔ کنوئیں کے چبوترے پر بیٹھ کر نہانا دھونا نہیں چاہئے۔ اگر ضرورت پڑے تو کنوئیں سے پانی کھینچ کر دور فاصلہ پر

لے جائے - اور وہاں نہا دھو لے - پانی نکالنے میں بھی احتیاط چاہیئے - کہ پانی چرخی کے ذریعے کھینچا جائے - پانی نکالنے کا برتن غلیظ نہ ہو ؛

۵ - اوّل تو ایسے کنوئیں میں کسی بیماری کے جراثیم پیدا ہی نہیں ہوتے - اگر ہو بھی جائیں تو پانی کو فوراً دوائی ڈال کر صاف کر لینا چاہیئے - اگر کوئی دوائی مُیسّر نہ ہو تو پانی کو اُبال کر صاف کر لیا جائے ؛

۶ - اچھے کنوئیں کی ایک پہچان یہ بھی ہے - کہ اُس کے پانی میں کوئی ذائقہ نہ ہو اور نہ ہی کوئی رنگ و بُو ہو - اگر ایسا نہیں تو وہ پانی صحت کے لئے سخت مُضر ہے - اُس کا اِستعمال نہیں کرنا

چاہیئے ✣

سوالات

۱۔ اچھے کنوئیں کی کیا پہچان ہے؟
۲۔ اچھا پانی کونسا ہے؟
۳۔ گندے کنوئیں کے پانی سے کیا خرابیاں پیدا ہوتی ہیں؟

۷۔ چاول

تقریباً کثرت کاشت پنیری
گندم خوشہ ایجاد دقّت

۱۔ دنیا میں تقریباً نصف سے زیادہ آدمیوں کی خوراک چاول ہے۔ اس کو

کئی ترکیبوں سے اِستعمال کرتے ہیں بعض
زردہ اور پُلاؤ کی صُورت میں اِستعمال کرتے
ہیں - بعض سبزی ترکاری کے ساتھ -
چاول کئی قِسم کا ہوتا ہے - کوئی رسیلا -
باشمتی اور بیگمی - کوئی مدیہ - بیاساں اور
باڑہ ٭

۲ - چاول زیادہ تر اُن عِلاقوں میں
پیدا ہوتا ہے - جہاں بارش کثرت سے
ہوتی ہے - کیونکہ اِس کو پانی کی بہت
ضرورت ہوتی ہے ٭

۳ - کِسان برسات کے شُروع ہوتے
ہی اس کی کاشت کرتے ہیں - پہلے ہل
چلا کر زمین کو نرم اور بھربھری کر لیتے
ہیں - پھر کھیت کے ایک کونے میں چاول
کے دانے بو دیتے ہیں - جب یہ اُگ

آتے ہیں تو اُن کو پنیری کہتے ہیں ۔ جب
پنیری بالشت بھر اُونچی ہو جاتی ہے ۔ تو
اس کو اُکھاڑ لیتے ہیں ۔ اُدھر کھیت میں
پانی چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ
کناروں تک بھر جاتا ہے ۔ پھر اُس میں
ایک ایک کر کے تھوڑے فاصلے
پر پنیری کے پودے لگا دیتے ہیں ۔ اب
یہ بڑھنے شروع ہوتے ہیں ۔ یہی چاول
کا پودا ہے ۔ اس کو دھان کہتے ہیں ؛

۴ ۔ دھان کا قد گندم کے پودے کے
برابر ہوتا ہے ۔ جب یہ پورے قد کا
ہوتا ہے ۔ تو اس میں خوشہ نکلتا ہے ۔
اس کا خوشہ گندم کے خوشے کی طرح نہیں
ہوتا ۔ بلکہ بکھرا ہُوا ہوتا ہے ۔ جب دھان
پکنے کے قریب ہوتا ہے تو اس کا رنگ

سُنہری ہو جاتا ہے - دیکھنے میں بُہت خُوشنُما لگتا ہے ٭

۵ - جب دھان پک جاتے ہیں - تو اِن کو درانتی سے کاٹ لیتے ہیں - اور ایک صاف جگہ کھلیان لگا دیتے ہیں - پھر خوشوں کو جھاڑ کر دانے الگ کر لیتے ہیں - اور بوریوں میں بھر کر گھر لے جاتے ہیں ٭

۶ - اِن دانوں پر سخت چھلکا ہوتا ہے پھر اِس کو اوکھلی میں ڈال کر مُوسل سے کُوٹتے ہیں - اور چھلکا اُتار کر چاول نکال لیتے ہیں - اِس طرح چاول نکالنے میں بُہت دِقّت ہوتی ہے - ایک تو چاول ٹُوٹ جاتے ہیں - اور اچھّی طرح سے صاف نہیں ہوتے - دُوسرے محنت زیادہ ہوتی

ہے - اور کام بہت کم ہوتا ہے - اِس واسطے آج کل دھان کوٹنے کی مشینیں ایجاد ہو گئی ہیں - جن سے یہ دِقّت رفع ہو گئی ہے ٭

سوالات

۱ - دھان کِسے کہتے ہیں ؟

۲ - پنیری کِسے کہتے ہیں ؟

۳ - چاول کی قِسمیں بتاؤ ؟

۴ - چاولوں کو کِس صُورت میں اِستعمال کرتے ہیں ؟

۸ - ساگُووانہ

بلندی تاج چھال چین جاپان

لیشدار مادہ نشاشتہ فروخت

۱ - امرناتھ کا باپ ایک دِن بیمار ہو گیا - باپ نے بیٹے سے کہا - بیٹا! ذرا حکیم جی کے پاس جانا اور اُن سے میرے لئے دوائی لے آنا اور کھانے کے لئے بھی جو کچھ وُہ کہیں بازار سے لیتے آنا ؞

۲ - امرناتھ حکیم جی کے پاس گیا - اور باپ کی بیماری کا حال بیان کیا - حکیم جی نے دوائی دے کر کہا - آج کھانے

کے لئے صرف ساگودانہ ہی دینا - امرناتھ
بازار سے دو پیسے کا ساگودانہ بھی لیتا آیا
اور لا کر دونوں چیزیں باپ کو دے دیں -
اور پوچھنے لگا - لالہ جی یہ ساگودانہ دیکھنے
میں تو کئی دفعہ آیا ہے - مگر اس کا پودا
آج تک نہیں دیکھا ؛

۳ - باپ نے کہا بیٹا ! اس کا پودا
نہیں ہوتا - بلکہ ایک بہت بڑا درخت
ہوتا ہے - جس کی بلندی تیس چالیس
فٹ ہوتی ہے - اس کے پتّے بڑے بڑے
ہوتے ہیں - اور اس طرح سے پھیلے ہوئے
ہوتے ہیں - کہ دور سے دیکھنے میں یہ درخت
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تاج سر پر
رکھّے کھڑا ہے - اس کے تنے پر دو تین
انگل موٹی چھال ہوتی ہے - یہ درخت

چین اور جاپان کے مُلکوں میں پایا جاتا ہے۔
۴۔ امرناتھ نے پُوچھا۔ لالہ جی! تو یہ
ساگُودانہ اُس کی پھلیوں میں سے نکلتا ہوگا؟
باپ نے کہا۔ نہیں بیٹا! یہ اُس کے تنے
میں پَیدا ہوتا ہے۔ یہ پہلے ایک لیسدار
سا مادّہ ہوتا ہے۔ جب یہ تنے میں پَیدا ہوتا
ہے۔ تو درخت مُرجھا جاتا ہے اور تھوڑے
ہی عرصے میں خُشک ہو جاتا ہے۔ لوگ
اس کو کاٹ کر گرا لیتے ہیں۔ تنے کو چیر
ڈالتے ہیں۔ اور اِس سفید لیس دار مادّے
کو کھُرچ کھُرچ کر جمع کر لیتے ہیں۔ پھر
اِس کو ٹھنڈے پانی میں ڈال کر ہلاتے
ہیں۔ اِس طرح گُودے کا نِشاشتہ جُدا ہو
کر پانی میں جمع ہو جاتا ہے۔ کپڑے میں
چھان کر اِس کو نِکال لیتے ہیں۔ یہی

ساگُودانہ ہے۔ اِس کو خُشک کر لیتے ہیں۔ اَور دُوسرے مُلکوں میں فروخت کرنے کے لئے بھیج دیتے ہیں +

۵۔ جن مُلکوں میں ساگُودانہ پیدا ہوتا ہے۔ وُہ لوگ اِس کو کئی طرح سے اِستعمال کرتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں تو اِس کو دو ہی طرح اِستعمال کرتے ہیں۔ ایک تو علیحدہ پکا کر۔ دُوسرے دُودھ کے ساتھ کھیر کی طرح۔ مگر عام طور پر یہ بیماروں کو ہی کھلاتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک نرم غِذا ہے۔ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ اَور بیمار کو کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی +

سوالات

(۱) ساگُودانہ کا درخت کہاں پایا جاتا ہے؟

(۲) ساگودانہ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

(۳) بیماروں کو کھانے کو ساگودانہ کیوں دیتے ہیں؟

۹- فُٹ بال

انگریزی پھکنا خول ترکیب

فریق اجازت ریفری رفے انفور

مقرّرہ مشق

۱- دیسی کھیلیں کبڈی۔ گُلّی ڈنڈا اور لنگا ڈوریا وغیرہ تو تم روز کھیلتے ہو۔ آؤ آج ہم تمہیں ایک انگریزی کھیل بتائیں +

۲- یہ کھیل فُٹ بال ہے۔ اِس کا نام ہی بتا رہا ہے کہ یہ کھیل پاؤں سے کھیلا

جاتا ہے۔ انگریزی میں فٹ پاؤں کو کہتے ہیں۔
اور بال گیند کو۔ یعنی پاؤں سے کھیلنے والی
گیند۔ اِس میں ربڑ کا ایک پُھکنا ہوتا
ہے۔ جس میں ہوا بھر دی جاتی ہے۔
اور اُوپر چمڑے کا خول ہوتا ہے۔ جس
کا مُنہ تسمہ سے باندھ دِیا جاتا ہے۔
اِس کو پاؤں سے ٹھوکریں لگاتے ہیں۔
جب یہ زور سے زمین پر گرتی ہے۔
تو ہوا میں بہت اُونچی اُچھلتی ہے*

۳۔ اِس کے کھیلنے کی ترکیب یہ ہے۔
کہ ایک میدان میں جو ایک سو دس گز
لمبا ہوتا ہے۔ اور اسی گز چوڑا ہوتا ہے۔
دو بانس چوڑائی کی دونوں طرفوں پر بیچ
میں گاڑ دیتے ہیں۔ اور اُن کے اُوپر
ایک بانس اور لگا دیتے ہیں۔ اِسے گول

کہتے ہیں۔ اب گیارہ لڑکے ایک طرف ہو جاتے ہیں۔ اور گیارہ دُوسری طرف۔ درمیان میں فُٹ بال رکھ لیتے ہیں۔ ایک طرف کا لڑکا فُٹ بال کو ٹھوکر مار دیتا ہے۔ اور کھیل شروع ہو جاتا ہے۔ ہر ایک فریق اپنے سامنے کی طرف گیند لے جاتا ہے۔ اور دُوسرے کے گول میں سے گُزارنے کی کوشش کرتا ہے۔

۴۔ اِس کھیل کا ایک قاعِدہ یہ ہے۔ کِہ کوئی لڑکا گیند کو ہاتھ نہ لگائے۔ اگر کوئی لڑکا ہاتھ لگا دے۔ تو دُوسرے فریق کو اجازت ہوتی ہے کِہ وُہ پہلے فریق سے وہیں گیند رکھوائے جہاں ہاتھ لگا تھا۔ اَور خُود پاؤں سے ٹھوکر لگائے۔ اِسی طرح سے اَور بھی بہت سے قاعِدے ہیں۔

اَور اِس امر کے دیکھنے کے لئے کہ آیا کھیل باقاعدہ ہوتا ہے۔ ایک آدمی مُقرر کیا جاتا ہے۔ جسے ریفری کہتے ہیں۔ وُہ ریفری جب کسی لڑکے کو بے قاعدہ کھیلتے دیکھتا ہے۔ تو فوراً سیٹی بجا دیتا ہے۔ کھیل فی الفور رُک جاتا ہے۔ اَور پھر قاعدے کے مُطابق شُروُع ہو جاتا ہے +

۵-اِس بات کے دیکھنے کے لئے کہ کونسا فریق جیتتا ہے۔ وقت مُقرّر کیا جاتا ہے۔ اُس مُقرّرہ وقت کے اندر جس فریق کے ذمّے زیادہ گول ہوتے ہیں۔ وُہ ہار جاتا ہے۔ اَور دُوسرا جیت جاتا ہے +

۶-یہ کھیل نہایت دلچسپ ہے۔ کھیل کا کھیل اَور ورزش کی ورزش۔ دَوڑنے کی خوُب مشق ہوتی ہے۔ اِس

میں چوٹ لگنے کا خطرہ بہت کم ہے +

سوالات

(۱) فٹ بال کھیلنے کا کیا طریق ہے؟
(۲) گول اور ریفری کسے کہتے ہیں؟
(۳) جیتتا کون سا فریق ہے؟
(۴) پانچویں پیرے کی املا لکھو +

۱۰- اِنسان کی پہچان

غائب سلامت حیرانی مُلازم

مہاتماجی شریف کمینہ

۱- ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک راجہ جنگل کی طرف سیر کو جا رہا تھا- وزیر

اَور ایک نوکر ساتھ تھا۔ جنگل میں ایک ہرن دکھائی دیا۔ راجہ نے اُس کے پیچھے گھوڑا ڈالا۔ دونوں ساتھی پیچھے رہ گئے +

۲- ہرن راجہ کو اپنی طرف آتا دیکھ کر تیزی کے ساتھ دَوڑا اَور نظر سے غائب ہو گیا۔ راجہ اُس کے پیچھے گھوڑا دَوڑائے جاتا تھا۔ کہ راستے میں ایک اندھا سادُھو بَیٹھا ہُوا نظر آیا۔ راجہ نے سادُھو سے پُوچھا۔ مہاتما جی! کیا اِدھر سے کوئی ہرن گُزرا ہے؟ سادُھو نے جواب دیا۔ ہاں مہاراج! ہرن کے اِدھر جانے کی آہٹ تو سُنی ہے۔ راجہ اُدھر روانہ ہُوا +

۳- تھوڑی دیر کے بعد وزیر گھوڑا دَوڑاتا ہُوا آیا۔ اُس نے بھی سادُھو سے

پُوچھا۔ او سادھو! کیا اِس طرف سے
کوئی سوار گُزرا ہے؟ ساُدھو نے کہا۔
ہاں۔ وزیر صاحب! ابھی اِس راستے سے
مہاراج گئے ہیں +

۴۔ کچھ عرصہ بعد نوکر بھی آ پہنچا۔
اُس نے بھی ساُدھو سے دریافت کیا۔
او اندھے! کیا اِدھر سے دو سوار گئے ہیں؟
ساُدھو نے جواب دیا۔ ہاں جمعدار!
کچھ دیر ہُوئی۔ اِس طرف سے دو سوار
گُزرے ہیں +

۵۔ جب راجہ۔ وزیر اور نوکر تینوں
ایک جگہ ملے اور سب نے اپنا اپنا حال
بیان کیا۔ تو اُن کو بڑی حیرانی ہُوئی۔
کہ اُس اندھے ساُدھو نے یہ کیونکر جانا
کہ یہ بادشاہ ہے۔ یہ وزیر اور یہ

مُلازِم +

۶- جب تینوں اُسی راستے سے پھر لوٹے- تو وُہی سادُھو پھر اُنھیں مِلا- راجہ نے سادُھو سے دریافت کیا- کہ ابھی ابھی ہم یہاں سے گزرے تھے- آپ نے کِس طرح معلُوم کیا کہ ہم میں سے ایک بادشاہ ہَے- ایک وزیر اور ایک مُلازِم +

۷- سادُھو نے جواب دیا- مہاراج! یہ تو کوئی مُشکِل بات نہیں ہَے- اِنسان اپنی گُفتگُو سے ہی پہچانا جاتا ہَے- کہ یہ کِس رُتبہ کا ہَے- شریف ہَے یا کمینہ- آپ نے مجھُے مہاتما جی کہا- وزیر نے او سادُھو اور مُلازِم نے او اندھے کہا- تینوں کے الفاظ میں سِلسِلہ وار فرق تھا

مَیں فوراً سمجھ گیا کہ یہ شریف ہے۔ بادشاہ ہوگا۔ یہ کم شریف ہے۔ وزیر ہوگا۔ اَور یہ کمینہ ہے۔ ضرور کوئی نوکر چاکر ہوگا +

۸ ۔اِس کہانی سے تمھیں معلوم ہو گیا ہوگا۔کہ اِنسان کی پہچان اُس کی گُفتگُو سے بھی ہو سکتی ہے۔ اگر تم کِسی کو ادب سے بُلاؤ گے۔ تو لوگ تمھیں شریف کہیں گے۔ نہیں تو فوراً کہ دیں گے کہ یہ تو کمینہ ہے +

سوالات

(۱) شریف اِنسان کی کیا پہچان ہے ؟

(۲) کمینے اِنسان کی کیا پہچان ہے ؟

۱۱- دھوکے باز سادھوؤں سے بچو

دُھونی اِنکار بھیک جوق در جوق

اِطمینان عقیدہ شُہرہ خسارہ

دھتکار نے گڑگڑا کر فریب

۱- کِسی شہر سے باہر تھوڑی دُور پر ایک سادُھو دُھونی رمائے بیٹھا تھا۔ لوگ پاس سے آتے جاتے مگر یہ کِسی سے کچُھ نہ مانگتا۔ اگر کوئی کچُھ دیتا بھی تو یہ اِنکار کر دیتا۔ کئی دِن تک شہر میں بھی اُسے کِسی نے بھیک مانگتے نہ دیکھا۔

۲- قاعدہ ہے کہ جب کوئی ایسا سادُھو

ہو تو لوگوں کا خیال اُس کی نسبت بُہت
اچھّا ہو جاتا ہے۔ چُنانچہ لوگ جوق در
جوق اُس کے پاس آنے شرُوع ہُوئے
کوئی بیٹے کی مُراد مانگتا۔ کوئی مُقدّمہ میں
جیت جانے کی۔ کوئی مال و دولت کی۔
یہ سادُھو سب کی سُنے جاتا۔ کسی کو جواب
دیتا۔ کسی کو نہ دیتا۔ اَور بڑے اِطمینان
سے بَیٹھا رہتا۔ کسی کا کام ہو جاتا۔
کسی کا نہ ہوتا۔ اِسی طرح سے لوگوں کا
عقیدہ دِن بدِن بڑھتا گیا۔ کوئی اُس کے
پاس مٹھائی لے جاتا۔ کوئی دُودھ۔ یہ کسی
چیز کی پروا نہ کرتا۔ لوگ اُس کے پاس
رکھ آتے۔ اَور چلے جاتے۔ رفتہ رفتہ
اُس کا شہرہ دُور نزدِیک سب جگہ
پُہنچ گیا +

۳-شہر میں نند رام نامی ایک ساہوکار
بھی رہتا تھا-اُس کو ایک سودے میں
اِتنا خسارہ پڑا-کہ ساری جائداد بیچ کر
بھی پورا نہ ہوتا تھا-اُس نے دِل میں
خیال کیا-کہ کیوں نہ اُس سادھو مہاتما
کے پاس چلیں جو شہر سے باہر رہتا ہے
اور اُس سے کوئی تدبیر پوچھیں-جس
سے سارا گھاٹا پورا ہو جائے-یہ سوچتا
ہوا وہ اُس سادھو کے پاس پہنچا-اور
سارا حال بیان کیا*

۴-سادھو نے سوال کیا-کتنا گھاٹا
پڑا ہے؟ ساہوکار نے جواب دیا-کوئی بیس
ہزار کا-سادھو نے جواب دیا-بابا ہم
تو سادھو ہیں-جنگل میں ڈیرا ہے-ہمارے
پاس اِتنا دھن کہاں ہے-جو تمہیں دیدیں

ساہُوکار نے کہا۔مہاراج! آپ میں سب طاقت ہے۔چاہیں تو ایک تنکے سے لاکھ کر دیں۔ساڈھو نے کہا۔ اچھّا! تو پھر ایک تدبیر ہے۔جاؤ!جس قدر تمہارے پاس زیور ہو شام کو ایک گھڑے میں بند کرکے لے آؤ۔ دس گُنا تو میں کرُونگا۔ اِس سے زیادہ میری طاقت میں نہیں۔ بس اِتنا ہی مجھُے حُکم ہے ۔

۵۔ساہُوکار نے سوچا۔تیس ہزار کا تو گھاٹا ہے۔ اگر اِس سے پُورا ہی کام کرُوایا تو پلّے کچھُ نہ بچا۔چلو چار ہزار کا زیور لے چلیں۔چالیس ہزار ہو جائیگا۔ دس ہزار بچ رہے گا۔ پھر بنج بیُوپار میں کام آئے گا۔کچھُ زیور گھر میں تھا۔ کچھُ رِشتہ داروں سے مانگا۔کوئی چار ہزار

کا زیور گھڑے میں بند کر کے شام کو
سادھو کی خدمت میں لے گیا۔ سادھو
بگڑ بیٹھا اور نند رام کو دھتکارنے لگا۔
کہ ہم تو دُنیا چھوڑتے ہیں۔ مگر یہ لوگ
ہمیں نہیں چھوڑنے دیتے۔ اُس کا ایسا
کرنے سے مطلب یہ تھا کہ نند رام کا
عقیدہ اور بھی پکا ہو جائے مگر نند رام
کا عقیدہ تو پہلے ہی پکا تھا اب اور بھی
پکا ہو گیا۔ گڑگڑا کر کہا۔ مہاراج! مہربانی
کیجئے۔ میں غریب آدمی ہوں +

۶۔ سادھو نے کہا بہت اچھا۔ گھڑا
رکھ دو۔ نند رام نے گھڑا رکھ دیا۔ سادھو
نے ڈھکنا اُٹھایا اور اُس میں کوئی بوٹی
ڈال دو اور کہا۔ اِس کو آگ پر رکھ دو۔
رات بھر میں تمہارا کام ہو جائے گا۔ اور

صُبح آکر لے جائیو۔ بے چارہ سیدھا سادہ نند رام گھر کو واپس آگیا +

۷۔ جب رات ہو گئی اور گھُپ اندھیرا ہو گیا۔ تو سادُھو نے گھڑے ہیں سے زیور نکالا۔ اور لے کر کسی طرف رفوچکر ہو گیا +

۸۔ صُبح ہوئی نند رام سادُھو کے ڈیرے پر پہنچا۔ مگر وہاں سوائے راکھ کے ڈھیر کے کچھُ نہ تھا۔ بہتیرا ڈھونڈا۔ مگر سادُھو کا کچھُ پتہ نہ چلا۔ بیچارہ اِسی غم میں چل بسا۔ اب لوگوں کو پتہ چلا کہ یہ سادُھو دھوکے باز تھا +

۹۔ پیارے بچّو! ایسے دھوکے باز سادھُوؤں سے دُور ہی رہو۔ کبھی اِن کے فریب میں نہ آجانا۔ اصلی سادھُو وُہ ہوتا

ہے۔ جس کو دُنیاوی چیزوں کا کوئی لالچ نہ ہو۔ پرماتما کی عبادت میں دن رات لگا رہے اوّل تو کچھ کھائے پیئے نہیں۔ اور اگر کچھ کھائے پیئے بھی تو درختوں کے پتّے اور پھل۔ اور چشموں کا پانی۔ نہ کہ لڈّو۔ پیڑے اور دُودھ۔ بالائی۔ ایسے سادُھو کی خدمت کرو۔ اور اُس سے دھرم کی باتیں سیکھو۔

سوالات

(۱) اصلی سادُھو کی کیا پہچان ہے ؟

(۲) دھوکے باز سادُھو کی خدمت کرنی چاہیئے۔ یا نہ اور کیوں ؟

(۳) دھوکے باز سادُھو نے کیا دھوکا کیا ؟

۱۲- بُری صُحبت

کِسان نِشانہ ٹیں ٹیں
تباہ سزا زِندگی

۱- کہیں رہتا تھا ایک کالُو کِسان
اُسے کھیتی باڑی کا رہتا تھا دھیان
۲- گیا ایک دِن کھیت کو دیکھنے
وہاں اُس نے بوئے ہُوئے تھے چنے
۳- وہاں جا کے دیکھا تو حیراں رہا
کہ ہے کھیت کوّوں سے سارا بھرا
۴- وہاں سے جو غُصّہ میں گھر کو پھرا
تو بیوی نے پُوچھا ہے کیا ماجرا؟
۵- کہا یہ کہ بندُوق دے دو مجھے

کہ کوّوں نے سب کھیت ہی چگ لئے

۶- وُہ بندُوق لے کر گیا کھیت میں
اَور اِک سمت ٹھہرا رہا کھیت میں

۷- وہاں کھیت میں اُس کا طوطا بھی تھا
جو کوّوں کے ہمراہ تھا چگ رہا

۸- نشانہ گیا چُوک - بندُوق کا
وُہ طوطے کے بازُو پہ جا کر لگا

۹- جو طوطے نے کی ٹیں ٹیں - کالُو گیا
اُٹھا کر وُہ طوطے کو گھر لے چلا

۱۰- جو بچّوں نے پُوچھا ہُوا اِس کو کیا
یہ کیوں اِس طرح آج زخمی ہُوا ؟

۱۱- تو کالُو نے بچّوں سے اُس دم کہا
کہ صُحبت بُری نے یہ سب کچھ کیا

۱۲- نصیحت مری یاد رکھنا سدا
اسی میں تمہارا ہے ہر دم بھلا

۱۳- شریروں کے گر پاس جاؤ گے تُم
سزا ساتھ اُن کے بھی پاؤ گے تُم

سوالات

(۱) طوطا کیوں زخمی ہُوا ؟
(۲) کوّے کیا کر رہے تھے ؟
(۳) کالو نے بچّوں کو کیا نصیحت کی ؟

۱۳- دیانت داری

ہمراہی سُوجھائی آندھی چارپائی

اشرفیاں ایماندار ریاست

۱- ایک دفعہ ایک راجہ کا بیٹا جنگل کی طرف سیر و شکار کو نکلا- کچھ ہمراہی

ساتھ تھے۔ اِتّفاق سے اَیسی زور کی
آندھی آئی۔ کِہ ہاتھ کو ہاتھ سُوجھائی نہ
دیتا تھا۔ ہوا اِس زور سے چلتی تھی۔
کِہ بڑے بڑے درخت جڑ سے اُکھڑے
جاتے تھے۔ گھوڑوں کے پاؤں نہ جمتے
تھے۔ اِس سبب سے راجکُمار اپنے ساتھیوں
سے بِچھڑ گیا۔ اَور کہیں کا کہیں جا نِکلا۔
جب آندھی کا زور کم ہُوا تو دُور ایک
گاؤں دِکھائی دِیا۔ راجکُمار نے اُدھر کا
رُخ کِیا +

۲۔ راستہ میں ایک کُنواں تھا۔ راجکُمار
وہاں گھوڑے سے اُترا۔ کُنوئیں سے پانی نِکالا۔
کچھ آپ پِیا۔ کچھ گھوڑے کو پلایا۔ گھوڑے
کو درخت سے باندھ دِیا۔ اَور آپ آرام کرنے
کے لِئے درخت کے نیچے لیٹ گیا۔ دوپہر

کا وقت تھا۔ گرمی کی شدّت تھی۔ آنکھ
لگ گئی۔ سوتے میں اُس کی جیب سے
بٹوا گر پڑا اور اُسے خبر تک نہ ہوئی۔
جب اُٹھا تو شام ہو گئی تھی۔ جلدی سے
گھوڑے پر زین ڈالا۔ اور گاؤں کی طرف
چل دیا۔ اور بٹوا وہیں پڑا رہ گیا۔

۳۔ گاؤں میں راجکمار ایک کسان کے
مکان پر پہنچا۔ اور آواز دی۔ کسان باہر
آیا تو کہا۔ چوہدری! مَیں ایک مسافر ہوں۔
راستہ بھول گیا ہوں۔ اگر آپ اجازت
دیں۔ تو آپ کے مکان میں رات بسر کر
لوں۔ صُبح ہوتے ہی چل دوں گا۔ کسان
نے جواب دیا۔ یہ مکان آپ ہی کا ہے۔
بڑی خوشی سے رہئیے۔ مَیں جس لائق ہوں
حاضر ہوں۔ مگر بُڈھا کسان یہ نہیں جانتا

تھا کہ یہ راجکمار ہے +

۴۔ کسان اُسے مکان کے ایک حصہ
میں لے گیا۔ چارپائی پر بستر بچھا دیا۔ اور
کھانا کھلایا۔ اُس کے گھوڑے کو بھی گھاس
ڈال دیا۔ راجکمار سو گیا۔ تو کسان اپنے
بال بچوں میں آ لیٹا +

۵۔ صبح ہوئی کسان اُٹھا اور راجکمار
کو ہاتھ مُنہ دھونے کو پانی دیا۔ کچھ ناشتہ
کھلایا اور گھوڑے پر سوار کرکے راستہ
بتانے کے لئے ساتھ چلا۔ راجکمار نے
جیب میں ہاتھ ڈالا کہ کسان کو کچھ اِنعام
دے۔ لیکن یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ
اُس کا بٹوا غائب ہے +

۶۔ راجکمار وہاں سے چل دیا۔ دِل میں
سوچتا جاتا تھا کہ یہ کسان تو بڑا ایماندار

معلوم ہوتا ہے۔ اِس سے یہ اُمید نہیں ہو سکتی کہ اِس نے بٹوا چرایا ہو۔ ہو نہ ہو۔ کل جہاں کنوئیں پر پانی پیا تھا۔ وہاں نہ گر گیا ہو۔ وہاں دیکھنا چاہئے۔ اَور اُس طرف کو روانہ ہُوا +

۷ - اِدھر کسان کا لڑکا صُبح سویرے اُٹھا اَور کھیت دیکھنے گیا۔ جب وُہ اُس کنوئیں کے پاس پہنچا۔ جہاں راجکمار لیٹا تھا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بٹوا پڑا ہے۔ اُٹھا لیا۔ کھول کر دیکھا۔ تو اُس میں سے کئی اشرفیاں نکلیں۔ لڑکا بٹوا لے کر گھر آیا۔ اَور باپ کو دے دیا۔ اَور سارا حال بیان کیا۔ باپ نے کہا۔ بیٹا۔ یہ اپنا مال نہیں ہے۔ پرایا ہے۔ جا وہیں رکھ آ۔ جہاں سے اُٹھایا تھا۔ لڑکا بٹوا لے گیا۔

اَور جا کر وہیں رکھ دیا +

۸ - اُدھر راجکمار بھی وہاں پہُنچ گیا تھا اَور کنُوئیں کے پاس اِدھر اُدھر بٹُوا ڈھُونڈ رہا تھا۔ لڑکے نے راجکمار سے پُوچھا - کہ آپ کیا ڈھُونڈ رہے ہَیں - راجکمار نے کہا - میرا بٹُوا کل شام یہاں کہیں گر گیا تھا - اُس کی تلاش کر رہا ہُوں - لڑکے نے وُہ بٹُوا بتا دیا - اَور ساتھ ہی سارا واقعہ بیان کیا - راجکمار لڑکے سے بہُت خُوش ہُوا - اَور اُس کو اُس کے باپ کے پاس لے جا کر کہا - چَودہری ! مَیں تُم سے اَور تُمہارے بیٹے سے بہُت خُوش ہُوا ہُوں - تُم بڑے شرِیف آدمی ہو اَور بڑے دیانتدار ہو - اِس لِئے یہ بٹُوا تُمہیں دیتا ہُوں - بُوڑھے کِسان نے لینے سے اِنکار کِیا -

راجکمار نے کہا۔ تم نے مجھے نہیں پہچانا۔ میں اس ریاست کا راجکمار ہوں۔ اور میں بڑی خوشی سے تمہیں انعام دیتا ہوں۔ کسان اور اُس کے بیٹے نے جھک کر سلام کیا۔ اور دونوں راجکمار کو بہت دور تک راستہ دکھا کر آئے +

۹۔ پیارے بچّو! دیانت داری بڑی اچھّی چیز ہے۔ دیکھا۔ بوڑھے کسان نے دیانتداری کا کتنا اچھّا پھل اُٹھایا +

سوالات

(۱) کسان نے بٹوا کیوں واپس وہیں رکھوا دیا؟

(۲) اُن کو دیانت داری کا کیا پھل مِلا؟

(۳) اِن جملوں کا مطلب بتاؤ:-

ہاتھ کو ہاتھ سُوجھائی نہ دیتا تھا +

گھوڑوں کے پاؤں نہ جمتے تھے +
کہیں کا کہیں جا نکلا +

۱۴- جیسے کو تیسا

اِرادہ امانت خیانت طلب
یقین دعوت پریشان غمگین
قبول سُراغ شرمندہ

۱- ایک سوداگر کا اِرادہ سفر کو جانے کا ہُوا- اُس کے پاس دس سیر سونا تھا- اُس کو وُہ ایک دُکاندار کے پاس امانت رکھ گیا- کہ جب وُہ سفر سے آئے گا- تو اپنی امانت واپس لے لے گا +

۲- ایک سال کے بعد جب سوداگر سفر سے واپس آیا- تو دُکاندار سے امانت طلب کی- دُکان دار نے جواب دیا- مجھے افسوس ہے کہ آپ کا سونا چُوہے کھا گئے- سوداگر کو دُکاندار کی خیانت تو معلوم ہو گئی- مگر بظاہر کہنے لگا- بہت مُمکن ہے- چُوہے سونا کھا گئے ہوں- کیونکہ اُن کے دانت بہت تیز ہوتے ہیں +

۳- دُکان دار دل میں بہت خُوش ہُؤا کہ سوداگر کو اُس کی بات کا یقین آگیا ہے- کہنے لگا- دوست! آپ بڑی مُدت کے بعد واپس تشریف لائے ہیں مجھے بڑی خُوشی ہُوئی ہے- کل صُبح آپ یہیں کھانا کھائیے- سوداگر نے

دعوت قبول کر لی اور اگلی صبح کا اِنتظار کرنے لگا +

۴۔ دوسرے دِن دُکان دار تو کھانا پکوانے میں لگ گیا۔ اور اُس کا دس سالہ لڑکا گلی میں کھیلتا کھیلتا سوداگر کے گھر کے قریب جا نِکلا۔ سوداگر اُسے اپنے گھر میں لے گیا۔ اور ایک کمرہ میں بند کر دِیا۔ اور خود کھانا کھانے کے لِئے دُکاندار کے گھر پُہنچا۔ دیکھتا کیا ہے کہ دُکان دار غمگین اور پریشان بیٹھا ہے +

۵۔ سوداگر نے اُس سے دریافت کِیا خیر تو ہے۔ اِتنے پریشان کیوں ہو۔ اُس نے جواب دِیا۔ کیا بتاؤں! میرا اِکلوتا بیٹا صُبح سے غائب ہے۔ نہ معلوم کِدھر چلا گیا ہے۔ بہتیرا ڈھونڈ چکا ہوں۔ مگر کچھ

سُراغ نہیں مِلا۔ سَوداگر نے کہا گھبرانے کی کیا بات ہے؟ مَیں جب گھر سے نِکلا تھا۔ تو تمُہارا لڑکا گلی میں کھیل رہا تھا۔ اِتنے میں ایک چیل جھپٹی اَور تمُہارے لڑکے کو پنجوں میں اُٹھا کر لے گئی۔ مَیں بہتیرا اُس کے پیچھے بھاگا۔ مگر وُہ ہاتھ نہ آئی +

۶۔ دُکان دار نے جھلّا کر کہا۔ تمُ عجیب آدمی ہو۔ میرا تو لڑکا گمُ ہو گیا۔ اَور تمُ مخوَل کر رہے ہو۔ بھلا چیل بھی لڑکے کو اُٹھا کر لے جا سکتی ہے۔ سَوداگر نے کہا۔ خفا کیوں ہوتے ہو۔ جس مُلک کے چُوہے دس سیر سونا کھا سکتے ہیں۔ وہاں کی چیلوں کو ایک دس سالہ لڑکا اُڑا لے جانا کیا مُشکِل

ہے +

۷۔ دُکاندار سخت شرمندہ ہُوا اَور سَوداگر کے پاؤں پڑ گیا۔ کہ بھائی میرا قصُور مُعاف کرو۔ اپنا سونا لے جاؤ۔ اَور میرا لڑکا مجھُے دے دو۔ سَوداگر نے اپنا سونا لے لیا۔ اَور اُس کا لڑکا اُسے دے دیا۔ جَیسے کو تَیسا اِسی کو کہتے ہَیں +

سوالات

(۱) سَوداگر کے ساتھ دُکاندار نے کیا سلُوک کیا؟

(۲) کیا چوُہے سونا کھا سکتے ہَیں؟

(۳) کیا چیل لڑکے کو اُڑا کر لے جا سکتی ہَے؟

۱۵- چُوہا

مُوذی　خطرناک　ستّیاناس　دفعیّہ

غافِل　طاعُون　مُہلک　مرض

پلیگ　جراثیم

۱- کوئی گھر ایسا نہ ہوگا- جس میں ایک آدھ چُوہا نہ پایا جاتا ہو- دیکھنے میں تو یہ چھوٹا سا جانور ہے- مگر یہ بڑا ہی مُوذی اور خطرناک ہے +

۲- گھروں میں- صندُوقوں میں کپڑے یہ کُتر ڈالتا ہے- اناج یہ کھا جاتا ہے- کھانے پر ہی بس نہیں- بلکہ اپنے بِل میں جمع کر لیتا ہے- کھیتوں میں فصلیں

خراب کر دیتا ہے۔غرض کوئی چیز اِس کے ہاتھ لگ جائے سہی۔خواہ وُہ کھانے کی ہو یا نہ ہو۔اُس کا ستیاناس کئے بغیر نہیں چھوڑتا ۔

۳۔اِتنا نُقصان دینے والا تو یہ جانور۔ مگر لوگ اِس سے اِس قدر غافل ہیں۔ کہ اِس کے دفعیہ کے لئے کوئی تدبیر اِختیار نہیں کرتے ۔

۴۔یہ صِرف کھانے اور پہننے کی چیزوں کا یا فصلوں کا ہی نُقصان نہیں کرتا۔بلکہ خُود اِنسان کی جان کا دُشمن ہے۔تم یہ جُملہ پڑھ کر حیران تو ضرور ہوگے۔مگر اِس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں۔یہ بالکُل سچ ہے۔لو! ہم تُمہیں بتاتے ہیں کہ یہ اِنسان کی جان کو کیا

نقصان پہنچاتا ہے۔ اور کس طرح پہنچاتا ہے +

۵۔ تم سب جانتے ہو۔ کہ طاعون کس قدر مہلک مرض ہے۔ لاکھوں آدمی ہر سال اس سے مر جاتے ہیں۔ جس گھر میں یہ بیماری داخل ہوئی۔ کوئی خوش نصیب انسان ہی بچتا ہوگا۔ اور جب ایک گھر میں ہو جاتی ہے۔ تو ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے میں بہت جلد پھیل جاتی ہے۔ اس کے پھیلانے کا سبب صرف چوہے ہی ہیں +

۶۔ پہلے پہل یہ بیماری چوہوں میں پیدا ہوتی ہے۔ جب اس کے جراثیم چوہوں کا خون چوس لیتے ہیں۔ اور چوہے مر جاتے ہیں۔ تو پھر یہ اپنی خوراک کے لئے انسان

کے جسم میں کاٹتے ہیں۔ بس اِدھر اُنہوں
نے کاٹا اور اُدھر پلیگ کی گلٹی نکلی۔
ایک بیمار ہُوا تو دُوسرے کو بیمار ہوتے
کیا دیر لگتی ہے۔ اِس مرض سے بچنا
تو محال ہے۔ مگر موت یقینی ہے ٭

۷۔ پس۔ اَے ہوشیار بچّو! جو چیز
اِتنی خطرناک ہو۔ اُس کو گھر میں رکھنے
کے لئے کون عقلمند تیّار ہوگا۔ اِن کا
دفع کرنا ہی بہتر ہے۔ اِس مطلب کے
لئے گھر میں بلّی پالو۔ چُوہے دان لگاؤ۔
اِس میں پکڑ کر اِن کو جنگل میں چھوڑ
آؤ ٭

سوالات

(۱) چُوہوں سے کیا کیا نقصان ہیں؟

(۲) پلیگ کس طرح پھیلتی ہے؟
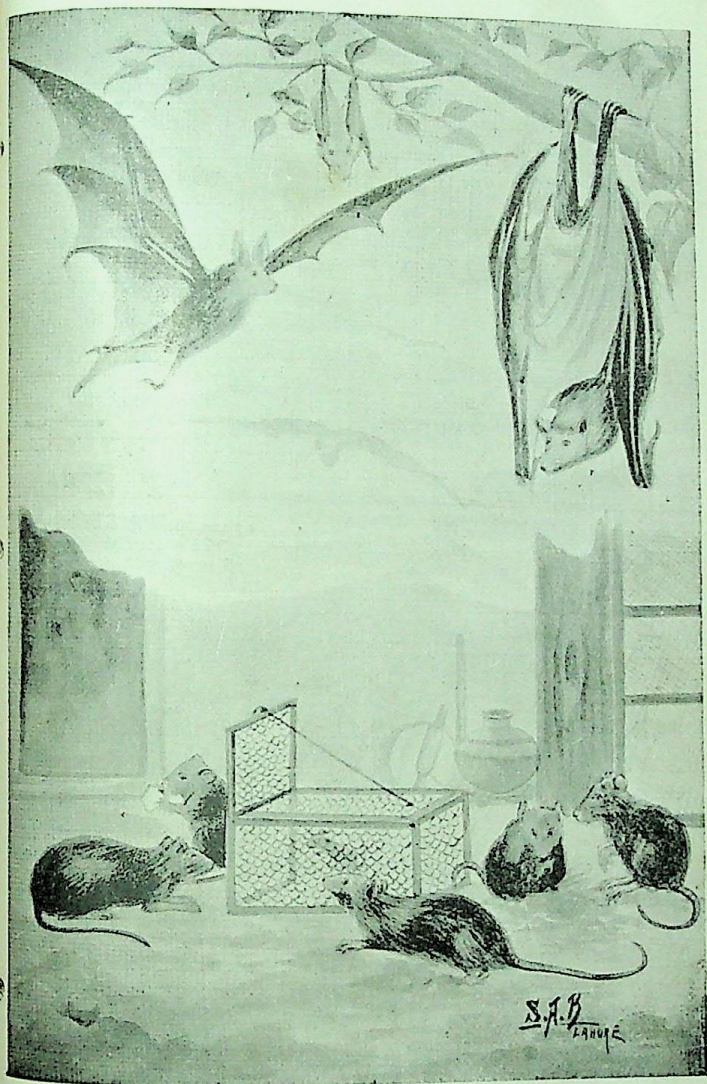
(۳) پلیگ سے کیا نُقصان ہوتا ہے ؟

(۴) چُوہوں کے دفع کرنے کی کیا کیا تدبیریں ہیں ؟

(۵) اِن لفظوں کے معنی بتاؤ :-

مُوذی - خطرناک - ستّیاناس - دفعیّہ - غافل -

مُہلِک - جراثیم ❊

---

۱۶ - چمگادڑ

حقیقت　تاریک　سرنگوں

عجیبُ الخلقت　محض　ٹھکانوں

۱ - شام ہوتے ہی ایک جانور بڑی تیزی کے ساتھ ہوا میں اُڑتا ہُوا کبھی اِدھر جاتا ہے - کبھی اُدھر - جانتے ہو یہ

کیا ہے؟ یہ چمگادڑ ہے*

۲۔اس کی شکل تو دیکھو! کیسی عجیب ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔کہ چوہے کے پر لگے ہوئے ہیں۔ مگر حقیقت میں یہ پر نہیں ہیں۔ یہ بہت ہی نرم جھلّی ہے۔اس کے بدن پر چھوٹا چھوٹا رُواں ہوتا ہے۔اس کے پنجے پرندوں کی طرح زمین پر چلنے کے ڈھب کے نہیں ہوتے۔ یہ زمین پر بالکل نہیں چل سکتی*

۳۔ چمگادڑ دن کے وقت باہر نہیں نکلتی۔چونکہ ایک تو سورج کی روشنی میں اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ دوسرے کوّے اسے دق کرتے ہیں۔ اس لئے یہ تمام دن پرانے مکانوں اور تاریک غاروں میں چھپی رہتی ہے۔ اور شام کے بعد

اپنی خوراک کے لئے باہر نکلتی ہے ⁂

۴ - یہ پرندوں کی طرح گھونسلا نہیں بناتی - اس کی پچھلی ٹانگوں میں پنجے سے ہوتے ہیں - اُن کو ہی درخت کی ٹہنی یا دیوار میں اٹکا لیتی ہے - اور سرنگوں لٹکی رہتی ہے ⁂

۵ - یہ انڈے نہیں دیتی - بلکہ بچّے دیتی ہے - اور اپنی چھاتیوں سے دودھ پلاتی ہے - اس کے مُنہ میں حیوانوں کی طرح دانت ہوتے ہیں - جو اتنے سخت ہوتے ہیں کہ سخت سے سخت چیز کاٹ لیتی ہے - یہ پرندوں کی طرح تو اُڑتی ہے - مگر حیوانوں کی طرح بچّے دیتی ہے - اور دودھ پلاتی ہے - اسی واسطے یہ عجیب الخلقت جانور کہلاتا ہے ⁂

۷- اس کی خوراک زیادہ تر کیڑے مکوڑے ہیں۔ ایک قسم کی چمگادڑ محض پھل ہی کھاتی ہے۔ یہ قد میں بہت بڑی ہوتی ہے۔ یہ بہت سی تعداد میں رات کے وقت باغوں میں چلی جاتی ہیں۔ تمام رات باغوں میں پھل کھاتی رہتی ہیں۔ ایک دوسری سے لڑتی رہتی ہیں۔ اور چیختی رہتی ہیں۔ صبح ہوتے ہی اپنے اپنے ٹھکانوں پر چلی جاتی ہیں۔ اگر باغوں کے مالک باغوں پر پہرہ دار مقرر نہ کریں۔ اور وہ ان کو نہ اڑائیں تو یہ تھوڑے ہی دنوں میں باغوں کو چٹ کر جائیں ÷

سوالات

(۱) چمگادڑ کو عجیب الخلقت جانور کیوں کہتے ہیں؟

(۲) چمگادڑ دن کے وقت کیوں چھپی رہتی ہے؟

(۳) اِن کا مطلب بتاؤ :-

سرنگوں لٹکی رہتی ہے - باغوں کو چٹ کر جائیں

اسے دِق کرتے ہیں - عجیب الخلقت کہلاتا ہے +

(۴) پانچویں پیرے کی اِملا لکھو +

۱۷- ایک ہندو لڑکے کا گیت

سرانجام زیست عاقل

لُطف شفقت ہمّت

۱- ماں باپ کو ہر صُبح میں پرنام کرونگا
پھر بعد میں اُس کے مَیں کوئی کام کرونگا
ہر کام کا مَیں خُوب سرانجام کرونگا

مشہور بزرگوں کا مَیں یوں نام کرونگا
عزّت سے بسر زیست کے ایّام کرونگا

۲۔ تعلیم کرونگا بڑی کوشش سے مَیں حاصل
ہر فن میں ہر اک علم میں ہو جاؤنگا کامل
دنیا کا ہر اِک شخص کہیگا مجھے عاقل
کہلاؤنگا مَیں دوستوں میں عالم و فاضل
پرماتما کا لطف رہے گا مرے شامل

۳۔ پڑھنے کے لئے خوب کرونگا مَیں مشقّت
اُستاد کی بھی ہوگی مرے حال پہ شفقت
بڑھ جائیگی پھر دیکھنا کیسی مری ہمّت
پڑھ جاؤنگا پھر خوب کماؤنگا مَیں دولت
دنیا میں ہر انسان کرے گا مری عزّت

(ارمان دہلوی)
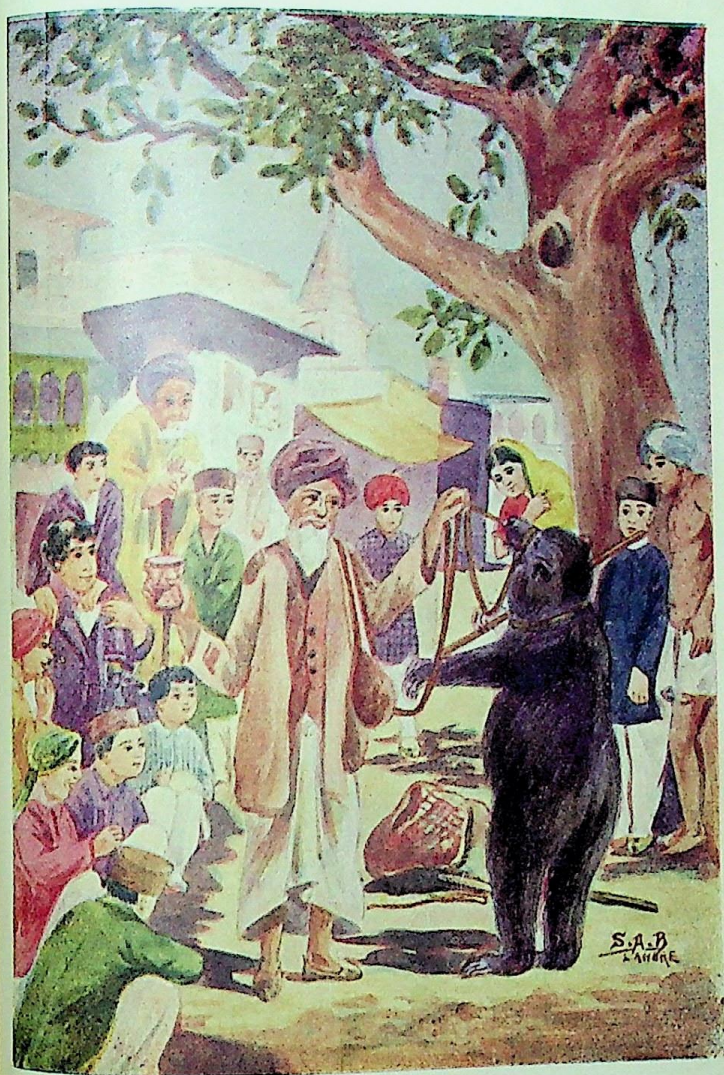
سوالات

(۱) دُوسرے بند کا مطلب بیان کرو۔

(۲) ماں باپ کو پرنام کرنا کیوں ضُروری ہے؟

(۳) تعلیم حاصِل کرنے سے کیا فائدہ ہے؟

---

۱۸ - رِیچھ

ڈُگڈُگی قلندر گُتھّم گُتھّا چُندھیائی ہُوئی

تھوتھنی بھینچتا ہے یرفانی خوفناک

۱۔ ذرا سُننا! گلی میں کُتّوں کے بھَونکنے کی آواز آ رہی ہے۔ اوہو! اب تو ڈُگڈُگی بھی بجنے لگی۔ شاید کوئی قلندر رِیچھ کا تماشا

کہہ رہا ہے۔ چلو چل کر تماشہ دیکھیں +

۲۔ دیکھنا! ریچھ آدمی کی طرح کھڑا سوٹنا کندھے پر رکھّے چل رہا ہے۔ قلندر رسّی سے جدھر اشارہ کرتا ہے۔ ریچھ اُدھر ہی چل دیتا ہے۔ وُہ دیکھو! دونوں میں کُشتی ہونے لگی۔ دونوں گُتھّم گُتھّا ہو گئے۔ ایلو اب ریچھ نیچے گر گیا +

۳۔ یہ خیال نہ کرنا کہ قلندر ریچھ سے زبردست ہے۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ یہ سدھایا ہُؤا ریچھ ہے۔ قلندر ریچھ کے چھوٹے چھوٹے بچّے پکڑ لاتے ہیں۔ اور اُن کو طرح طرح کے کرتب سِکھا دیتے ہیں۔ اور اِس طرح سے اپنا پیٹ پالتے ہیں +

۴۔ ریچھ دیکھنے میں تو بھدّا معلوم ہوتا

ہے۔چھوٹی سی دُم۔چُندھیائی ہُوئی آنکھیں۔
چشم پر لمبے لمبے سیاہ بال۔لمبوتری سی
تھوتھنی۔مگر یہ بڑا طاقتور اور خوفناک ہوتا
ہے۔اگر جنگل میں اِسے کوئی آدمی مل
جاوے۔تو اُسے پکڑ لیتا ہے۔اور اپنی
چوڑی چکلی چھاتی سے لگا کر اس زور سے
بھینچتا ہے کہ بیچارے کی ہڈی پسلی چُور
چُور کر دیتا ہے +

۵۔یُوں تو سارے ریچھ خوفناک ہوتے
ہیں۔مگر برفانی علاقوں کے بھُورے ریچھ
بہُت ہی خطرناک ہوتے ہیں۔جب برف
پگھلتی ہے۔تو یہ جنگلوں میں آجاتے ہیں
جس جنگل میں یہ ہوتے ہیں۔وہاں کوئی
اور جانور ان کے خوف سے نہیں رہتا +

۶۔ریچھ کیڑے مکوڑے۔درختوں کی جڑیں

اَور پھل کھاتا ہے۔ درخت پر بھی چڑھ جاتا ہے۔ اَور شہد کی مکھّیوں کے چھتّے مکھّیوں سمیت چٹ کر جاتا ہے۔ یہ گوشت نہیں کھاتا۔ ہاں بھُوکا ہو تو کچھ مُضائقہ نہیں۔ مگر مُردار نہیں کھاتا ؞

۷۔ ایک دفعہ دو آدمی جنگل میں جا رہے تھے۔ دُور سے ایک ریچھ آتا دکھائی دیا۔ اِن میں سے ایک تو جھٹ درخت پر چڑھ کر شاخوں میں چھُپ گیا۔ دُوسرا چڑھنا نہیں جانتا تھا۔ سانس روک کر زمین پر لیٹ گیا۔ اور ایسا بن گیا۔ جَیسے کوئی مُردہ ہوتا ہے۔ ریچھ آیا اور اُسے اِدھر اُدھر سے سُونگھا۔ اُلٹا پُلٹا مگر اُس نے سانس تک نہ لیا۔ ریچھ اُسے مُردہ سمجھ کر چھوڑ گیا ؞

سوالات

(۱) ریچھ کیا کھاتے ہیں ؟

(۲) ریچھ کی شکل کیسی ہوتی ہے ؟

(۳) قلندر کون ہوتا ہے ؟

(۴) اِن کا مطلب بتاؤ :-

سدھایا ہُؤا ریچھ ہے - اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ کچھ مُضائقہ نہیں - ہڈّی پسلی چُور چُور کر دیتا ہے ٭

(۵) ساتواں پیرا اِملا کے طَور پر لِکھّو ٭

۱۹ - بارہ سِنگا

عجیب و غریب شاخیں پوشتین
جائداد شوقین باعث وبال عکس

۱ - ذرا سامنے تصویر میں دیکھنا! ایسا عجیب و غریب جانور کھڑا ہے - جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ بارہ سنگا ہے - اس کی شکل تو ہرن جیسی ہے - مگر سینگ ویسے نہیں - دونوں سینگوں میں اور کئی شاخیں پھوٹی ہوئی ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے - بیچارہ ایک چھوٹی سی جھاڑی سر پر لئے پھرتا ہے - یہ سینگ کیسے خوب صورت معلوم ہوتے ہیں ۔
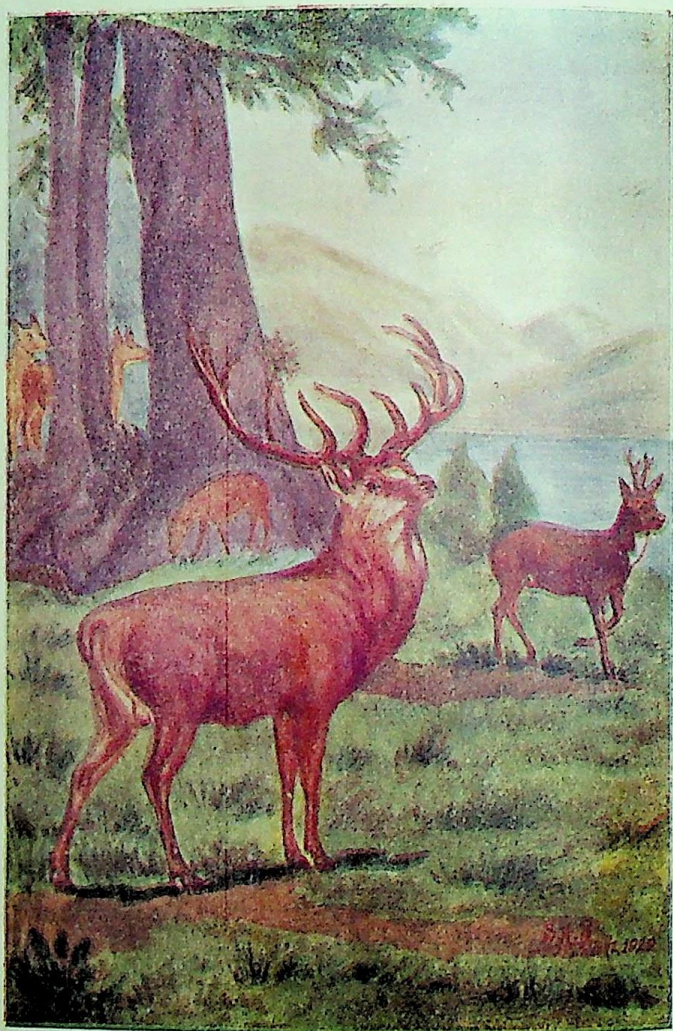
۲- یہ جانور اُن علاقوں میں بہت پایا جاتا ہے - جہاں برف کثرت سے پڑتی ہے - وہاں کے لوگ اس کو پالتے ہیں - یہ اُن کے بہت کام آتا ہے - اِس کا گوشت کھاتے ہیں - دُودھ پیتے ہیں - کھال کی پوشتینیں بناتے ہیں - اِس کے سینگ سے بہت سی دوائیاں تیّار کرتے ہیں - اور ہڈّیوں سے بہت سے اوزار بناتے ہیں - اسے برف کی گاڑیوں میں جوتتے ہیں - سچ تو یہ ہے کہ یہ اُن لوگوں کی بڑی بھاری جائداد ہے - جس آدمی کے پاس جتنے زیادہ بارہ سنگے ہوتے ہیں - اُتنا ہی زیادہ وُہ مال دار سمجھا جاتا ہے +

۳- بارہ سنگا ہمارے مُلک کے جنگلوں

میں بھی پایا جاتا ہے۔ مگر یہاں لوگ اِس
کو پالتے نہیں۔ اِس کا شِکار کر کے اِس
کے سینگ کاٹ لیتے ہیں۔ شوقین لوگ تو
اِن سے اپنی بیٹھکوں کو سجاتے ہیں۔ اور
حکیم لوگ اِن کو آگ میں پھونک کر
دوائی بنا لیتے ہیں۔ جو نمونیا اور پسلی کے
درد میں کام آتی ہے ؛

۴ - یہی سینگ جو اِس کے لئے
خوبصورتی کا باعث ہیں۔ کبھی اِس کے
لئے وبال بھی ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں۔
ایک بارہ سنگا ایک چشمہ پر پانی پی رہا
تھا۔ پانی میں سینگوں کا عکس دیکھ کر پھولا
نہ سمایا۔ اِتنے میں ایک شکاری آ پہنچا۔
یہ اُسے دیکھ کر بھاگا۔ مگر تھوڑی دُور جا
کر گھنی جھاڑیوں میں اِس کے سینگ پھنس

گئے۔ اور وہیں کھڑا رہ گیا۔ شکاری نے
پیچھے سے آ کر پکڑ لیا ۔

سوالات

(۱) بارہ سنگا سے برفانی علاقوں کے لوگ کیا
کام لیتے ہیں ؟
(۲) بارہ سنگا کس کام آتا ہے ؟
(۳) کیا بارہ سنگا ہمارے ملک میں بھی پایا جاتا ہے ؟

---

۲۰ - پرہلاد

ہرناکش پوجا عقیدہ عبرت
رعب بدشتور چیونٹی صدق دل

ا۔ بہت عرصہ ہوا شمالی ہندوستان

میں ایک راجہ رہا کرتا تھا۔ جس کا نام ہرنیہ کشیپو تھا۔ یہ راجہ اپنے آپ کو پرماتما کہلاتا تھا۔ جو لوگ اُس کی پُوجا کرتے اُنہیں بہت اِنعام دیتا۔ اور جو پُوجا نہ کرتے۔ اُنہیں سخت سزا دیتا ۔

۲۔ اس راجہ کا ایک بیٹا تھا۔ جس کا نام پرہلاد تھا۔ یہ جب مدرسہ میں پڑھنے جایا کرتا تھا۔ تو ایک دِن اُستاد نے یہ سبق دیا۔ کہ ہرنیہ کشیپو پرماتما ہے۔ پرہلاد نے کہا نہیں ہرنیہ کشیپو پرماتما نہیں ہے۔ بلکہ پرماتما وُہ ہے۔ جس نے دُنیا کو پیدا کیا ہے۔ اُستاد نے اُسے سمجھایا کہ اگر تُم ہرنیہ کشیپو کو پرماتما نہ مانوگے تو تمہیں سزا ملے گی۔ مگر پرہلاد نہ مانا۔ اس پر اُستاد نے ہرنیہ کشیپو کے

پاس اُس کی شکایت کی۔ اور اُس نے اِسے سزا دی۔ مگر یہ پھر بھی باز نہ آیا ۔

۳۔ جتنی زیادہ سزا پرہلاد کو ملتی۔ اُتنا ہی زیادہ اُس کا عقیدہ پرماتما کی نسبت پکّا ہوتا۔ آخر ایک دِن ہرنیہ کشیپو نے دل میں خیال کیا کہ اگر میرا بیٹا ہی مجھے پرماتما نہ مانے گا تو اور لوگ کب مانیں گے۔ اور جو مانتے ہیں۔ وہ بھی پھر جائیں گے۔ اِس لئے اِسے ایسی سخت سزا دینی چاہئے جس سے دُوسرے لوگوں کو عبرت ہو۔ اور میرا رُعب بدستور قائم رہے ۔

۴۔ چنانچہ ایک دِن اُس نے پرہلاد کو بُلایا اور کہا کہ تم اگر اب بھی باز آجاؤ

تو کچھ نہیں بگڑا۔ ورنہ ایسی سخت سزا
دُوں گا۔ کہ تمام عُمر پچھتاؤ گے۔ اُس نے
جواب دیا۔ کہ اگر پرماتما نے میرے
لئے تکلیف لکھی ہے۔ تو آپ اُس کو
ہٹا نہیں سکتے۔ اور اگر اُس نے آرام
لکھّا ہے۔ تو آپ تکلیف نہیں دے سکتے۔
بیٹے کا یہ جواب سُن کر اُس کو بڑا غُصّہ
آیا۔ اور آپے سے باہر ہو گیا ÷

۵۔ پرہلاد کو سزا دینے کے واسطے
اُس نے ایک دِن مُقرّر کیا۔ اور
سلطنت کے سب لوگوں کو جمع کیا۔
جب سب لوگ میدان میں جمع ہو گئے
تو میدان میں لوہے کی ایک لاٹ گاڑ
دی۔ جس کو تپا کر لال انگارہ سا سُرخ
کر دِیا گیا۔ پھر ہرنیہ کشیپو نے لوگوں

سے مُخاطِب ہو کر کہا۔ دیکھتے ہو! پرہلاد مجھے پرماتما نہیں مانتا۔ اِس لئے اِسے یہ سزا دیتا ہُوں کہ یہ اِس گرم لاٹ سے لپٹے۔ جو کوئی آئندہ ایسا کریگا۔ اُسے اِس سے بھی زیادہ سخت سزا دی جائے گی۔ اور پھر پرہلاد سے مُخاطِب ہو کر کہا۔ کہ جاؤ اِس لاٹ سے لپٹ جاؤ۔ دیکھیں اگر ہمارے سوائے تُمہارا کوئی اور پرماتما ہے تو تُمہیں جلنے سے بچا لے گا ٭

۶۔ پرہلاد پہلے تو بہت ہچکچایا۔ مگر جب اُس نے اُوپر نِگاہ کرکے دیکھا تو ایک چیونٹی کو اُس لاٹ پر چلتے پایا۔ جھٹ لاٹ سے لپٹ گیا۔ اور اُس کا بال تک بیکا نہ ہُوا ٭

۷ - کہتے ہیں - وُہ کھمبہ پھٹ گیا - اور اُس میں سے خُود وِشنو بھگوان شیر کے رُوپ میں نکلا - جس نے نکلتے ہی ہرنیہ کشیپو پر حملہ کیا - اور اُسے مار ڈالا - اور پھر غائب ہو گیا ٭

۸ - ہرنیہ کشیپو کے مارے جانے کے بعد لوگوں نے پرہلاد کو اپنا بادشاہ بنا لیا - اور وُہ بہت مُدت تک راج کرتا رہا - اِس کا مندر آج کل بھی مُلتان میں ہے ٭

۹ - پرہلاد کو پرماتما پر پُختہ عقیدہ تھا - اِس لئے اُس پر آگ نے بھی اثر نہیں کیا - جو لوگ صِدق دِل سے پرماتما کے ہو جاتے ہیں - پرماتما بھی اُن کا ہو جاتا ہے - اور اُنہیں کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتا ٭

سوالات

(۱) ہرنیہ کشیپو کَون تھا ؟

(۲) پرہلاد کَون تھا - اَور اُسے کیوں سزا دی گئی - اَور اُس کا کیا اثر ہُوا ؟

(۳) ہرنیہ کشیپو کو پرماتما کہلانے کی کیا سزا ملی ؟

(۴) اِن کا مطلب بتاؤ :-

باز نہ آیا + تپا کر لال اَنگارہ سا سُرخ کر دِیا +

لوگوں سے مُخاطِب ہوکر کہا + لوگوں کو عِبرت ہو - میرا رُعب بدستور قائم رہے +

اُس کا بال تک بیکا نہ ہُوا +

آپے سے باہر ہو گیا +

جو لوگ صِدقِ دِل سے پرماتما کے ہو جاتے ہَیں +

۲۱۔ سیتا سوئمبر

شرط عہد پنڈال چبوترے

گُنبے سمت نقیب بلند

فتح برات

۱۔ پہلے زمانے میں راجاؤں میں دستور تھا۔ کہ جب لڑکی جوان ہو جاتی۔ تو اُس کی شادی کرنے کے لئے تمام مُلکوں کے راجاؤں کو جمع کرتے۔ اور ایک شرط مُقرّر کر دیتے۔ جو بہادر راجا اُس شرط کو پُورا کر دیتا۔ اُسی کے ساتھ اُس کی شادی کر دیتے۔ اِس شادی کے طریقہ کو سوئمبر کہتے ہیں۔ چُنانچہ سیتا کی شادی بھی اِسی

طرح سے ہوئی۔ اِسی واسطے اِس سبق کا نام سیتا سوئمبر رکھا گیا ہے ٭

۲۔ سیتا کے باپ کا نام راجہ جنک تھا۔ اِس کے ہاں ایک بہت بھاری کمان رکھی تھی۔ جس کو بڑے بڑے طاقت ور آدمی ہلا بھی نہ سکتے تھے۔ بچپن میں ایک دن سیتا جی نے ہنسی کھیل میں وہ کمان اُٹھا لی۔ راجہ جنک دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اُس دن سے اُس نے دِل میں عہد کر لیا کہ اِس کی شادی اُس شخص سے کرونگا جو اِس کمان کو تان کر دِکھلا دے ٭

۳۔ جب سیتا جوان ہوئی تو اِس کا سوئمبر رچایا گیا۔ شہر کے باہر ایک کھلے میدان میں ایک پنڈال بنایا گیا۔ اور اُس میں وُہی کمان رکھ دی۔ تمام مُلکوں کے

راجا پنڈال کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔
اور بیچ میں ایک اونچے چبوترے پر
راجہ جنک اپنے کُنبے سمیت بیٹھ گیا۔
جب سب بیٹھ گئے تو نقیب نے بلند
آواز سے کہا۔ کہ جو بہادر اِس کمان کو
تان کر دکھائے گا۔ سیتا کی شادی اُسی
سے ہوگی +

۴۔ نقیب تو اِتنا کہہ کر بیٹھ گیا۔ اور
سب بہادر اپنا اپنا زور دکھانے لگے۔
مگر کمان کو کوئی ہلا بھی نہ سکا +

۵۔ جب سب زور لگا ہار کر بیٹھ
گئے۔ تو راجہ جنک کو بڑا رنج ہُوا کہ
اب سیتا کو سوئمبر کی شرط کے بغیر بیاہتا
ہُوں تو عہد ٹوٹتا ہے۔ اور سوئمبر جیتتا
کوئی نظر نہیں آتا۔ اِسی رنج کی حالت

میں سب راجاؤں کو مخاطب کر کے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب دُنیا پر کوئی بہادر نہیں رہا۔ یہ ایک معمولی سی شرط بھی پوری ہوتی نظر نہیں آتی ؛

۶ ۔ بھگوان رام اور لکشمن بھی وشوامتر رشی کے ساتھ سوئمبر دیکھنے گئے ہوئے تھے۔ راجہ جنک کے الفاظ سُن کر لکشمن کچھ جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ وشوامتر نے ٹوکا اور کہا۔ بڑے بھائی کے ہوتے ہوئے تمہیں جواب دینا مناسب نہیں۔ اور بھگوان رام کو اشارہ کیا کہ وہ اِس شرط کو پورا کریں ؛

۷ ۔ بھگوان رام میدان میں آئے اور کمان کو اٹھا کر ایسا تانا کہ اُس کے دو ٹکڑے ہو گئے ۔ سب طرف سے واہ واہ

کا شور ہُوا - اَور سیتا نے جَے مالا جو فتح کی نِشانی تھی - بھگوان رام کے گلے میں ڈال دی - پھر راجہ دشرتھ کو پیغام بھیجا گیا - وُہ برات لے کر آئے - اَور بھگوان رام کی سیتا کے ساتھ شادی ہو گئی ٭

سوالات

(۱) سوئمبر کسے کہتے ہیں ؟

(۲) سیتا سوئمبر کی شرط کیا تھی ؟

(۳) سوئمبر جیتنے کی نشانی کیا تھی ؟

(۴) تیسرے پیرے کو اِملا کے طَور پر لکھو ٭

۲۲- ڈاک خانہ

خطُوط مُفت دام کارڈ

بنِدوبست لِفافہ تصدِیق رجسٹری

مکتُوب الیہ دستخط سہُولتیں وزن

۱- ایک دِن کنّور سین اپنے باپ کے ساتھ سیر کو جا رہا تھا- راستہ میں ایک عمارت کے باہر ایک سیاہ تختے پر سفید موٹے حرُوف میں ڈاک خانہ لکھّا تھا- کنّور سین ٹھہر گیا اور تختے کو پڑھنے لگ گیا- اور باپ سے پُوچھا- لالہ جی! یہ ڈاک خانہ کیا ہوتا ہے؟

باپ- بیٹا! ڈاک خانہ ڈاک کے محکمہ کا

دفتر ہوتا ہے ؛

کنّور سیَین ۔ اِس محکمہ میں کیا کام ہوتا ہے ؟

باپ ۔ یہ ایک جگہ سے دُوسری جگہ لوگوں کے خط خطوُط پُہنچا دیتا ہے ؛

کنّور سیَین ۔ بھلا اِسے کیا ضرُورت پڑی ہے ۔ جس کو ضرُورت ہوگی وُہ اپنے خط خطوُط خُود پُہنچا لے گا ؛

باپ ۔ ہاں ٹھیک ہے ۔ مگر ہر ایک آدمی ایسا نہیں کر سکتا ؛

کنّور سیَین ۔ ہر ایک آدمی ایسا کیوں نہیں کر سکتا ؛

باپ ۔ فرض کرو ۔ ایک آدمی فیروزپور میں رہتا ہے ۔ اُسے کوئی خبر لاہور بھیجنی ہے ۔ اگر وُہ خُود خبر لے کر

جائے۔ تو گھر کے کام کاج میں ہرج ہو۔ اور سفر میں جو تکلیف اُٹھائے وُہ علاوہ رہی۔ اور اگر کسی اور آدمی کو بھیجے تو اُسے مزدوری دینی پڑے۔ اِس طرح سے تکلیف کے علاوہ خرچ بھی بہت ہوتا ہے۔ پھر بھی ممکن ہے۔ خبر وقت پر پہنچے یا نہ پہنچے ؞

کنور سین۔ تو کیا یہ محکمہ مفت میں خبر پہنچا دیتا ہے؟

باپ۔ نہیں مفت میں تو نہیں! دام لیتا ہے۔ مگر وُہ اِتنے سستے ہیں۔ کہ مفت کے برابر ہی ہے ؞

کنور سین۔ وُہ کیسے؟

باپ۔ وُہ اِس طرح سے۔ کہ اگر تم کوئی

خبر بھیجنا چاہو۔ تو ڈاک خانہ سے دو پیسے کا کارڈ مول لے لو۔ اور اُس پر جو خبر تم لکھنا چاہو۔ لکھ دو۔ اور جس کے پاس بھیجنی ہو۔ اُس کا پتہ اُوپر لکھ دو۔ ڈاک خانہ میں ڈال دو۔ ڈاک خانہ والے خود وہاں پہنچا دینگے۔

کنور سین۔ مگر وہ کتنے فاصلے کے لئے دو پیسے لیتے ہیں؟

باپ۔ ہندوستان بھر میں تم جہاں چاہو۔ بھیج دو۔ فاصلہ کے لحاظ سے پیسے نہیں لیتے۔

کنور سین۔ لیکن کارڈ پر تو تھوڑی سی باتیں لکھی جاتی ہوں گی۔ اگر کسی نے زیادہ باتیں لکھنی ہوں۔ تو وہ کیا کرے؟

باپ - اِس کا بھی بندوبست کر رکّھا ہے
اِس کے لئے لِفافہ بنا رکّھا ہے۔ وُہ
ایک آنہ کو آتا ہے۔ اُس میں کاغذ پر
جِتنی چاہو۔ باتیں لِکھ کر ڈال دو۔۔
کنْور سین - مگر اِس بات کی کیسے
تصدِیق ہو۔ کِہ یِہ خط وہاں پُہنچا بھی
ہے یا نہیں۔۔
باپ - اوّل تو یِہ کِہ جِس کو تُم نے خط
لِکّھا ہے۔ وُہ جواب دے۔ کِہ
ہاں تُمھارا خط پُہنچ گیا ہے۔ اَور جو
بات تُم نے اُس سے پُوچھی ہے۔
اُس کا وُہ جواب دے۔ یا یِہ کِہ تُم
اُس کی رجِسٹری کرا دو۔ ڈاک خانہ والے
مکتُوب اِلیہ کو خط تب دیں گے جب
اُس کے دستخط کرا لینگے۔ کِہ ہاں اُسے

خط پہنچ گیا ہے۔ اور اس کے دستخط
تمہارے پاس پہنچا دیں گے ۔۔
کنور سین۔ رجسٹری کرانے پر کیا خرچ
آتا ہے ؟
باپ۔ صرف ساڑھے تین آنے ۔۔
کنور سین۔ اوہو۔ پھر تو اس محکمہ نے
بڑی سہولتیں بہم پہنچا رکھی ہیں۔ بھلا
اگر کسی نے کوئی چیز کہیں پہنچانی
ہو۔ تو کیا ڈاک خانہ والے وہ چیز
بھی پہنچا دیتے ہیں ؟
باپ۔ کیوں نہیں! تم جو چیز چاہو
بھیج دو۔ اس کو کپڑے میں سی کر
پارسل بنا کر ڈاک خانہ میں دے دو
پہنچا دیں گے ۔۔
کنور سین۔ تو کیا وہ بھی ایک آنہ میں

پُہنچا دیں گے ؟

باپ - نہیں اِس پر وزن کے لحاظ سے خرچ آتا ہے ۔

کنور سین - پھر تو بڑی اچھی بات ہے۔ میں بھی بھائی ارجن دیو کو ایک جوڑہ بوٹ کا بھیجوں گا - بھلا اِس پر کیا خرچ آ جائے گا ؟

باپ - قریباً آٹھ آنے ۔

کنور سین - پھر تو میں ضرور بھیجوں گا ۔

سوالات

(۱) ڈاک خانہ سے کیا فائدے ہیں ؟

(۲) رجسٹری اور پارسل کیا ہوتا ہے ؟

(۳) پارسل پر خرچ کس لحاظ سے آتا ہے ؟

۲۳- ریل کا سٹیشن

بِجلی پنکھے پھپ پھپ گرد و غبار

دِقّتیں قافلے رفع غضب

چہل پہل بے رونقی

۱- یہاں اِتنے لوگ کیوں جمع ہیں؟ یہ ریل کا سٹیشن ہے۔ ریل آئے گی۔ یہ اُس میں سوار ہوں گے۔ چلو! اب ریل گاڑی دیکھ کر ہی گھر چلیں گے۔

۲- وُہ دیکھنا! سِگنل ہو گیا۔ اب گاڑی آئے گی۔ لوگوں نے ٹکٹ خریدنے شروع کئے۔ ایلو! اب گاڑی سٹیشن پر

BOOKING OFFICE
1st 2nd & 3rd CLASS TICKETS
2ND CLASS
S.A.B LAHORE
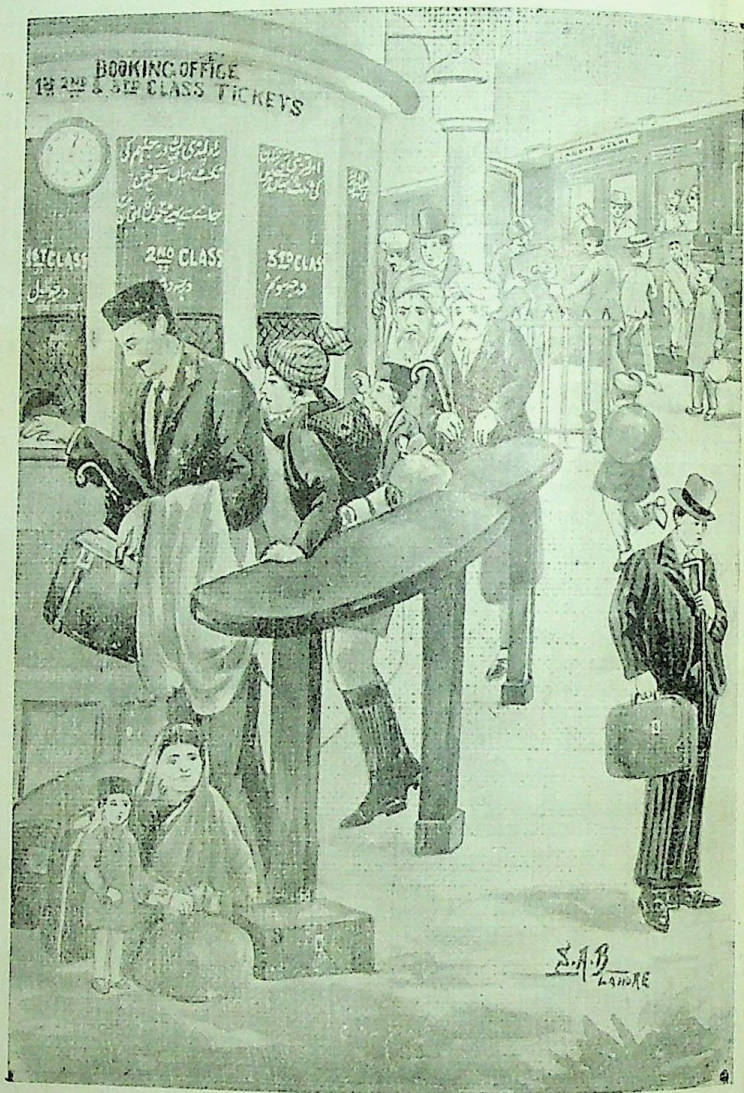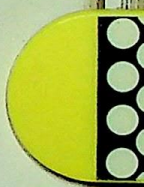
آ کر کھڑی ہو گئی۔ لوگ کیسے گھبرا رہے
ہیں۔ کچھ اُتر رہے ہیں۔ کچھ چڑھ
رہے ہیں۔ سب گاڑیاں ایک جیسی
نہیں ہیں۔ دو تین گاڑیوں میں گدّے
بچھے ہوئے ہیں۔ بجلی کے پنکھے چل
رہے ہیں۔ یہ اوّل درجے اور دوسرے
درجے کی گاڑیاں ہیں۔ جتنا اِن میں
آرام زیادہ ہے۔ اُتنا ہی اِن کا کرایہ
بھی زیادہ ہے۔ وہ دیکھو! گارڈ نے
سیٹی بجائی۔ جو لوگ ابھی باہر پھر
رہے تھے۔ گاڑی میں بیٹھنے شروع
ہوئے۔ اِنجن نے بھی سیٹی بجا دی۔
گاڑی آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ اب تیز
ہو گئی اور پھپ پھپ کرتی ہوئی
جا رہی ہے ۔

۳- یہ سواری بڑے آرام کی ہے۔ مینہ برسے۔ آندھی چلے۔ مگر یہ برابر چلتی رہتی ہے۔ لوگ آرام سے اِس میں بیٹھے رہتے ہیں۔ لیٹنا چاہیں لیٹ جاتے ہیں۔ ہوا کی ضرورت ہو۔ کھڑکیاں کھول دیتے ہیں۔ گرد و غبار آئے۔ تو بند کر لیتے ہیں۔ اِس کے ذرِیعے سے سفر کرنے میں خرچ بھی کم پڑتا ہے۔ اَور سفر بھی جلدی طے ہو جاتا ہے*

۴- جس زمانے میں ریل نہ تھی۔ لوگوں کو سفر کرنے میں بڑی دِقتیں ہوتی تھیں۔ گھوڑے۔ ٹٹو راستے میں دم توڑ کر رہ جاتے۔ پیدل چلتے تو پاؤں میں چھالے پڑ جاتے۔ دھوپ

ستاتی - لُو بدن جلاتی - بھُوک اَور پیاس
سے الگ جان نِکلتی - قافلے سے پیچھے
رہ جاتے - تو لُٹ جاتے - اگر بچ جاتے
تو دس پندرہ کوس سے زِیادہ نہ چل
سکتے - مگر جب سے ریل جاری ہُوئی
ہَے - سب دِقّتیں رفع ہو گئی ہَیں -
ہر سٹیشن پر کھانے پینے کا سامان موجُود
ہَے - گاڑِیاں اس ڈھب کی بنی ہُوئی
ہَیں کِہ دُھوپ اَور لُو کا اثر نہیں ہوتا
لُٹ جانے کا کوئی خطرہ نہیں - اَور چلنے
کا تو یِہ حال ہَے - کِہ دِن بھر میں
کالے کوسوں کی خبر لاتی ہَے - ڈاک کے
تھیلے اَور مُسافِروں کا اسباب بھی ساتھ
ساتھ اُٹھائے لئے جاتی ہَے ؂

۵ - عام ریل گاڑِیاں تیس چالیس میل

فی گھنٹہ چلتی ہیں - مگر بعض تو غضب ڈھاتی ہیں - ساٹھ ستّر میل فی گھنٹہ چلتی ہیں - چھوٹے چھوٹے سٹیشنوں پر نہیں ٹھہرتیں - ان میں کھانے پینے کا سامان بھی مُہیّا کیا جاتا ہے - تا کہ مُسافروں کو تکلیف نہ ہو ٭

۶ - سواری گاڑی کے علاوہ مال گاڑیاں بھی ہوتی ہیں - جن میں صرف مال ہی لادا جاتا ہے - اور جب کبھی ضرورت پڑتی ہے - تو اُونٹ - گائے بَیل - گھوڑا بھی لاد کر دُوسرے مُقامات پر لے جاتے ہیں ٭

۷ - جب تک گاڑی سٹیشن پر کھڑی رہتی ہے - بڑی چہل پہل رہتی ہے -

اِدھر گاڑی روانہ ہُوئی - اُدھر بے رَونقی ہو گئی - چلو! اب گھر چلیں - اب تو یہاں کھڑے ہونے کو جی نہیں چاہتا ؛

سوالات

(۱) اِن کا مطلب بتاؤ :-

کالے کوسوں کی خبر لاتی ہے - غضب ڈھاتی ہے - چہل پہل رہتی ہے ؛

(۲) ریل کے ذریعے سفر کرنے میں کیا آرام ہے ؟

(۳) ریل سے پہلے سفر کرنے میں کیا کیا تکلیفیں تھیں ؟

۲۴- دریا

تَیراک منجدھار اِنجن نظّارہ
کھچا کھچ منبع دہانہ آبپاشی
پنجاب غنیمت صُوبہ غرق

۱- چلو دریا کی سیر کریں۔ اوہو! کِتنا چڑھا ہُوا ہے۔ معلُوم ہوتا ہے۔ کہیں مینہ برسا ہے۔ پاٹ بھی تب ہی اِتنا چوڑا ہوگیا ہے +

۲- وُہ دیکھنا۔ تیراک تیر رہے ہیں۔ کوئی مشک پھُلائے چھاتی تلے دبائے تیر رہا ہے۔ اور کوئی بازوؤں کے زور سے۔ بھائی تیرنا اسی کا ہے۔ بعض تو کوسوں کا دم
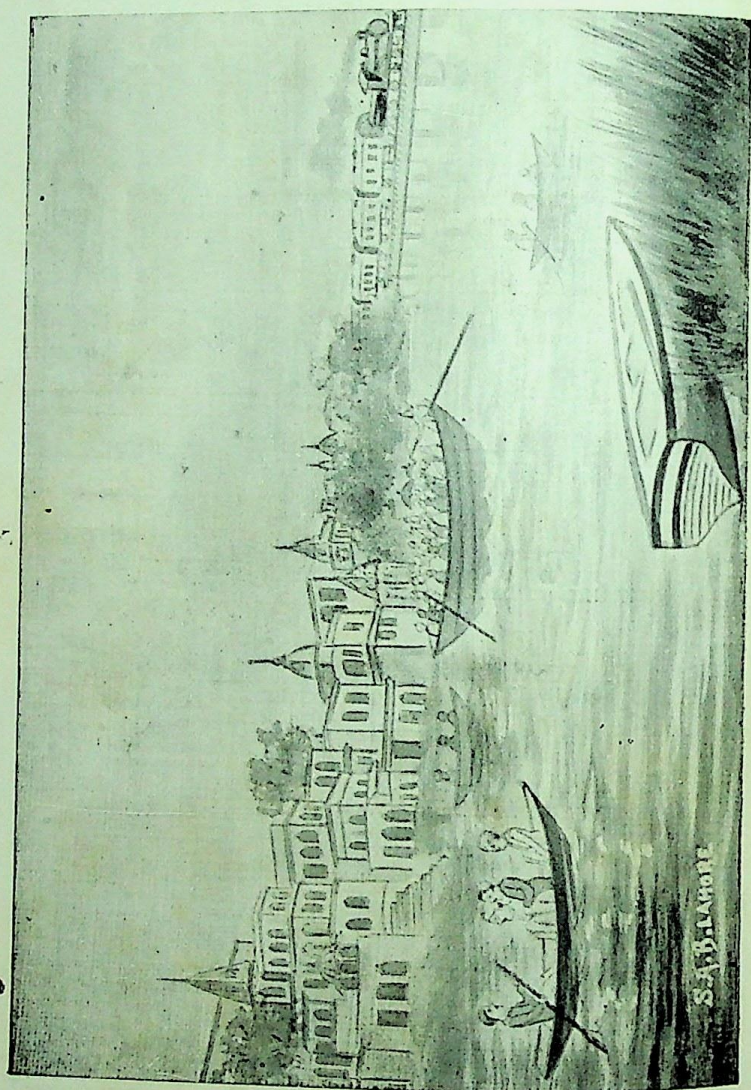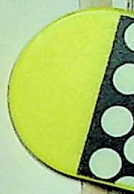
رکھتے ہیں۔ تمام دِن پانی کی مچھلی سے
رہتے ہیں۔ منجدھار میں تیرنا اچھا نہیں
ایسا نہ ہو۔ بھنور میں آجائے۔ غوطے
کھائے اور ڈوب جائے۔ تیرنا بہت اچھا
فن ہے تیراک خود بھی تیر کر پار ہو جاتے
ہیں۔ اور ڈوبتوں کو بھی بچا لاتے ہیں ॥

۳۔ ذرا سُننا۔ اِنجن کی سیٹی کی آواز
آ رہی ہے۔ اہا! اب ریل پُل پر سے
گُزرے گی۔ کیا ہی لُطف آئے گا۔ اِبلو!
ریل پُل پر آ ہی گئی۔ کیسی تیزی سے
گُزر رہی ہے۔ لوگ کھڑکیوں میں سے
دریا کا نظّارہ دیکھ رہے ہیں۔ عورتیں
دریا میں پیسے پھینک رہی ہیں ॥

۴۔ کچھ لوگ ناؤ میں بیٹھ کر دریا سے
پار اُتر رہے ہیں۔ ناؤ کیسی کھیّا کھیچ

بھری ہُوئی ہے۔ ملّاح بلّیوں سے کھینے
جاتے ہیں۔ اب ناؤ منجدھار میں آگئی
پانی زور کا بہ رہا ہے۔ ملّاح زور لگا رہے
ہیں۔ لوگ شور مچا رہے ہیں۔ اہلو! اب
نِکل گئی۔ وُہ کِنارے پر جا لگی۔ لوگ اُترنے
شرُوع ہُوئے۔ کِس طرح گھبرا رہے ہیں۔
وُہ کہتا ہے۔ میں پہلے اُتروں۔ یہ کہتا ہے
میں۔ ایسا نہیں چاہئے۔ کہا کرتے ہیں
ناؤ میں چڑھئے سب سے پہلے۔ اُتریے
سب سے پیچھے ٭

۵۔ کبھی یہ بھی سوچا ہے۔ کہ یہ دریا
شمال سے جنُوب کو کیوں بہتے ہیں؟ اِس
کی وجہ یہ ہے کہ تقریباً سارے پہاڑ شمال
میں ہیں۔ اور دریا پہاڑوں سے نکلتے ہیں
یہی اِن کا منبع ہیں اور جنُوب کی طرف

ڈھلان میں بہتے ہُوئے سمندر میں جا گِرتے ہَیں - اور یہ اِن کا دہانہ ہَے ÷

۶ - ظاہرا دیکھنے میں تو دریاؤں سے کچھ فائِدہ نظر نہیں آتا - بلکِہ تکلیف ہی معلُوم ہوتی ہے - پار اُترنے میں بڑی دِقّت ہوتی ہَے - لوگ ڈُوب جاتے ہَیں - جب اِن میں طُغیانی آتی ہَے - تو آس پاس کے گاؤں پانی میں غرق ہو جاتے ہَیں - مگر غَور سے دیکھو - تو اِن سے بڑے فائِدے ہَیں - اِن سے نہریں نِکالی جاتی ہَیں - جِن سے کھیتوں میں آبپاشی کی جاتی ہَے - کھیتیاں پکتی ہَیں - اناج پَیدا ہوتا ہَے - اور لوگ کھاتے ہَیں - جن علاقوں میں بارِش نہیں ہوتی - اُن میں یہ نہریں بڑی غنیمت ہَیں ÷

۷ - نہروں کا پانی دریاؤں کی طرح آوارہ نہیں پھرتا - کہ جدھر کو جی میں آیا - چل دیا - نہیں بلکہ جس طرف پانی کی ضرورت ہو - اُدھر ہی نہریں لے جائی جاتی ہیں - ان کے انتظام کے لئے محکمے قائم ہیں - جہاں سینکڑوں آدمی مُلازم ہیں - جو ان کی بدولت روٹی کما کر کھاتے ہیں*

۸ - ہمارے صُوبۂ پنجاب میں پانچ دریا ہیں - ستلج - بیاس - راوی - چناب اور جہلم * اسی واسطے اس کو پنجاب کہتے ہیں ان سب دریاؤں میں سے سات بڑی بڑی نہریں نکالی گئی ہیں - جن کے نام یہ ہیں - نہر سرہند - لوئر باری دوآب - اپر باری دوآب - لوئر چناب - اپر چناب - لوئر جہلم اور اپر جہلم *

۹- چلو! اب گھر چلیں بہت دیر ہو گئی - آج کی سیر میں بڑا مزا آیا - سیر کی سیر ہو گئی - اور بہت سی کام کی باتیں معلوم ہو گئیں ؛

سوالات

(۱) منبع اور دہانہ کسے کہتے ہیں ؟

(۲) پنجاب کو پنجاب کیوں کہتے ہیں ؟

(۳) پنجاب میں پانچ دریا کونسے ہیں ؟

(۴) پنجاب کی سات نہروں کے نام بتاؤ ؟

(۵) دریاؤں کے کیا فائدے ہیں ؟

(۶) ان جملوں کا مطلب بتاؤ :-

پانی کی مچھلی بنے رہتے ہیں -

منجدھار میں تیرنا اچھا نہیں -

ناؤ کھچا کھچ بھری ہوئی ہے -

یہ نہریں بڑی غنیمت ہیں -
کوسوں کا دم بھرتے ہیں +

---

۲۵ - شری کرشن اور سداماں

دوارکا تنگ حال نندلال
ہراس ملول عمارت

۱ شری کرشن جب دوارکا جی میں تھے
سداماں یہ بیوی سے کہنے لگے
کہ پڑھتا تھا میں ساتھ اُن کے کبھی
میں کرتا تھا اُن سے ہنسی دل لگی
وہ اب حکمرانوں میں سرتاج ہیں
بڑی شان والے مہاراج ہیں

یہاں پر ہے یہ آج کل اپنا حال
نہ پیسہ نہ روٹی نہ آٹا نہ دال

۲۔ لگی کہنے بیوی سُداماں سے تب
نہیں مجھ کو معلوم اِس کا سبب
کہ بچپن کے واقف جو ہوں نندلال
تعجُّب ہے پھر اپنا ہو تنگ حال
چلے جاؤ تُم جلد ہی اُن کے پاس
نہ لاؤ کوئی دِل میں خوف و ہراس
نہ جانا مگر تُم وہاں خالی ہاتھ
کوئی چیز تحفہ کی لے جاؤ ساتھ
یہ چاول کی کٹیا کرو پیش تُم
نہ ہوں دیکھنا راستہ میں یہ گُم

۳۔ بنارس سے ہو کر سُداماں رواں

گئے دوارکا کرشن جی تھے جہاں
ملے کرشن اُن سے محبّت کے ساتھ
رکھا پاس اُن کو مروّت کے ساتھ
وہ چاول کی کنیاں کریں سب قبول
سُداماں کو دیکھا جو اِتنا ملول
تو چُپ چاپ ایسا کیا اِنتظام
کہ پورا ہُوا سب سُداماں کا کام
بنارس میں تعمیر عمارت ہوئی
شری کرشن کی یہ عنایت ہوئی
سُداماں یکایک ہُوا مال دار
رہا پھر نہ دولت کا کوئی شمار

۴-یہ اِک واقعہ ہے پُرانا بیاں
سبق اِس سے حاصِل کرو بیگماں
دُکھی ہو کوئی اُس کو اِمداد دو

کرو دان ہر ایک محتاج کو

سوالات

(۱) سُداماں کس لئے شری کرشن کے پاس گیا تھا؟
(۲) شری کرشن نے سُداماں سے کیا سلوک کیا؟
(۳) بند نمبر ۴ کا کیا مطلب ہے؟

۲۶- گورو امرداس

جائداد — رفتہ رفتہ — تسلیم — تعظیم
تاریکی — بلا ناغہ — حادثہ — متاثر
اعلان — گدی نشین — حیثیت

۱- آپ امرتسر کے ضلع میں وساگی

نام ایک گاؤں میں پَیدا ہُوئے۔ قَوم کے کھتری تھے۔ آپ بہُت ہی غریب تھے۔ آپ کو اِبتداء سے ہی فقیروں اَور سادھوؤں کی صُحبت میں بَیٹھنے کا شَوق تھا ؞

۲۔ اُس زمانے میں گورُو انگد دیو بہُت بڑے مہاتما تھے اَور سِکھوں کے دُوسرے گورُو تھے۔ امر داس اُن کی خِدمت میں جانے لگے۔ رفتہ رفتہ اُن کی صُحبت کا یہ اثر ہُؤا۔ کہ آپ نے اُن کو اپنا رُوحانی گورُو تسلیم کر لِیا۔ اَور اُن کی اِس قدر تعظیم کرتے کہ اُن کی طرف تو کیا اُن کے مکان کی طرف بھی پیٹھ نہ کرتے کہ بے ادبی نہ ہو ؞

۳- آپ اپنے گورو کی صدق دل سے سیوا کرتے۔ اور جب فرصت ملتی تو خود کما کر روٹی کھاتے۔ مگر گورو کے لنگر سے کھانا نہ کھاتے ٭

۴- آپ کے سیوا کرنے کا یہ حال تھا۔ کہ اپنے گورو کے واسطے دریا سے جو دو کوس کے فاصلے پر تھا۔ ہمیشہ بلا ناغہ تازہ پانی لاتے ٭

۵- ایک دفعہ رات کا وقت تھا بارش بڑے زور کی ہو رہی تھی۔ بادل گرج رہا تھا۔ اور اس قدر تاریکی تھی۔ کہ جب بجلی چمکتی تو راستہ دکھائی دیتا۔ آپ سر پر گھڑا اٹھائے اپنے گورو کے واسطے دریا سے پانی لانے کے لئے گئے۔ پانی لے کر

واپس آ رہے تھے۔ کہ راستہ میں ایک
گڑھے میں گر پڑے اور گھڑا پھوٹ
گیا ؛

۶- اس واقعہ سے آپ بالکل نہیں
گھبرائے۔ بلکہ ایک اور گھڑا لے کر پھر
وہاں سے پانی لائے۔ اور اپنے گورو کے
پاس اس حادثہ کا ذکر تک نہ کیا ؛

۷- دوسرے دن جب آپ کے گورو
کو اس بات کا پتہ چلا کہ امر داس
پچھلی رات کس قدر تکلیف اٹھا کر ہمارے
لئے پانی لایا ہے۔ تو وہ بہت متاثر
ہوئے۔ اور محبت کے جوش میں آکر
امر داس کے گلے میں اپنے دونوں ہاتھ
ڈال دئے۔ اور یہ اعلان کر دیا ۔ کہ
ہمارے بعد امر داس گدی نشین ہوگا۔

اور تیسرا گورُو کہلائے گا ۔

۸ - بچّو ! تم نے دیکھا کہ گورُو امرداس ایک معمُولی آدمی کی حیثیّت سے صرف گورُو کی سیوا کرنے کی وجہ سے گورُو کے مرتبہ پر پُہنچ گئے۔ جو لوگ اپنے گورُو کی سیوا کرتے ہیں۔ وُہ اِسی طرح پھل پاتے ہیں ۔

سوالات

(۱) گورُو امرداس کی سیوا کا واقعہ بیان کرو ۔

(۲) گورُو امرداس اپنے گورُو کی کِتنی تعظیم کیا کرتے تھے ۔

(۳) گورُو امرداس ایک معمُولی آدمی سے گورُو کے مرتبہ پر کِس طرح پُہنچ گئے ؟

۲۷- بائیسکل

اِنسپکٹر صاحِب داخِل مَوقعہ پہیّہ
ربڑ پائیدانوں حرکت ٹرائیسکل
انجان موٹر بائیسکل

۱- ایک گاؤں میں ایک پرائمری مدرسہ تھا- یہ گاؤں پکّی سڑک پر واقع تھا- ایک دفعہ اِنسپکٹر صاحِب مدرسہ کا اِمتحان لینے آئے- وُہ بائیسکل پر سوار تھے- جب مدرسہ میں داخِل ہُوئے- تو لڑکوں نے شور مچایا- آہا! کلا کا گھوڑا آیا- اِنسپکٹر صاحِب نے مُدرّس سے پُوچھا- مُنشی صاحِب! معلُوم ہوتا ہے- لڑکوں نے کبھی
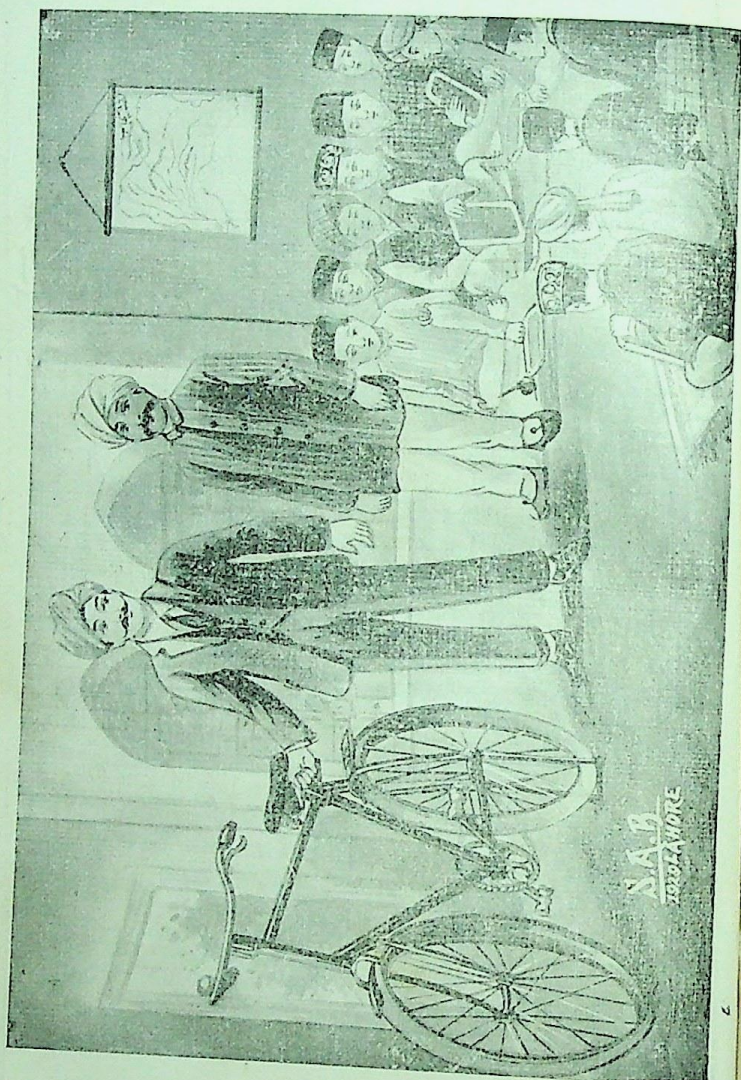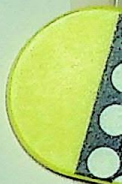
بائیسکل نہیں دیکھا ۔ مُدرّس نے جواب دیا جناب! آج ہی پہلا موقع ہے۔ اِس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا ؂

۲ ۔ اِنسپکٹر صاحب نے کہا ۔ اچھّا ہم اِن کا اِمتحان پھر کبھی لیں گے ۔ آج اِنھیں بائیسکل کی بابت کچھ سمجھائیں گے ؂

۳۔ اِنسپکٹر صاحب نے کہا ۔ بچّو! اِس کو کلا کا گھوڑا نہیں کہتے ۔ بلکہ بائیسکل کہتے ہیں ۔ دیکھو! اِس کے دونوں پہیّوں پر ربڑ چڑھی ہُوئی ہے ۔ اِس کے اندر ربڑ کی ایک اَور نالی ہے ۔ جس میں ہوا بھر دی جاتی ہے ۔ جس کے سبب سے یہ ہلکا چلتا ہے ۔ اَور یہ جو لوہے کے ڈنڈے ہیں ۔ یہ بھی بیچ میں سے خالی ہیں ۔ اگر یہ سب ٹھوس ہوں ۔ تو اِتنا

بھاری ہو جائے کہ کھینچنا مُشکل ہو جائے

جب اِس پر سوار ہوتے ہیں۔ تو دستے

کو دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیتے

ہیں۔ اور سیدھ میں رکھتے ہیں۔ تاکہ گر

نہ جائیں۔ جب کسی طرف مُڑنا ہوتا ہے۔

تو دستے کو اُس طرف پھیر دیتے ہیں

بائیسکل خود بخود مُڑ جاتا ہے۔ اِس کے

چلانے کے واسطے دونوں پائیدانوں پر

پاؤں رکھ کر گھماتے ہیں۔ تو زنجیر کے

ذریعہ سے پچھلا پہیہ گھومنے لگ جاتا ہے۔

اور اس سے اگلا پہیہ خود بخود حرکت

میں آجاتا ہے۔ اور جب اِس کو روکنا

ہوتا ہے۔ تو دستے کے نیچے جو چھوٹا سا

دستہ ہے۔ اُس کو اُوپر اُٹھا دیتے ہیں

پہیہ چلنے سے رُک جاتا ہے ؞

۴ - بائیسکل کچے راستوں اور ریت وغیرہ پر نہیں چل سکتا - صرف پکی سڑکوں اور سخت زمین پر چل سکتا ہے ::

۵ - چھوٹے بچے جو بڑے بائیسکلوں پر نہیں چڑھ سکتے - اُن کے لئے اور قسم کے بائیسکل ہوتے ہیں - جنہیں ٹرائیسکل کہتے ہیں - اِن کے تین پہیے ہوتے ہیں - دو پیچھے ایک آگے - انجان بچے بھی اِن پر سے نہیں گرتے ::

۶ - ایک اور قسم کا بائیسکل ہوتا ہے جس کو پاؤں سے چلانے کی ضرورت نہیں ہوتی - اُس میں مشین لگی ہوتی ہے - جس کے ذریعے سے وہ خود بخود چلتا ہے - اِس کو موٹر بائیسکل کہتے ہیں -

بعض شوقین لوگ اِس کے پہلو میں صرف ایک آدمی کے بیٹھنے کے لئے ایک چھوٹی سی گاڑی لگوا لیتے ہیں۔ عام بائیسکل تو گھنٹے میں دس گیارہ میل چلتے ہیں۔ مگر موٹر بائیسکل گھنٹے میں پچاس ساٹھ میل تک چلا جاتا ہے ؀

۷- بڑے بڑے شہروں میں تو بائیسکل اِس قدر عام ہو گئے ہیں کہ لوگ بہت سے کام اِن سے لیتے ہیں۔ اِن کے آگے ٹوکریاں لگوا لیتے ہیں۔ بازار سے سَودا اُن میں رکھ لاتے ہیں۔ دُودھ کے برتن آگے لگوا لیتے ہیں۔ اور اُن میں دُودھ لے آتے ہیں ؀

۸- اِتنی تو یہ مفید چیز ہے۔ مگر اس کی قیمت بہت ہی معمولی ہے۔

دیکھو یہ بائیسکل میں نے ساٹھ روپے میں لیا ہے۔ گھوڑے ٹٹو کی سواری کریں۔ تو اُسے گھاس چارہ کی ضرورت ہو۔ مگر اِسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

۹۔ اِتنا سمجھا کر اِنسپکٹر صاحب بائیسکل پر سوار ہوئے۔ اور یہ جا وہ جا نظروں سے غائب ہو گئے۔ اور جاتے ہوئے لڑکوں کو باقی وقت کی چھٹی دے گئے۔

سوالات

(۱) ٹرائیسکل کیا ہوتا ہے ؟

(۲) موٹر بائیسکل کس طرح چلتا ہے ؟

(۳) بائیسکل کی رفتار فی گھنٹہ کیا ہوتی ہے ؟

۲۸- لوہا

کارآمد قُفل دار و مدار سِگنل
پِستول پائِدار مشین گنیں
نعل روشن دان دستِ پناہ

۱- دُنیا میں جِتنی دھاتیں پائی جاتی ہیں اُن میں لوہا اگرچہ سستا ہے۔ مگر سب سے زِیادہ مُفید اَور کارآمد ہے ۔

۲- لوہا کان سے نِکلتا ہے۔ اَور دُوسری چیزوں کے ساتھ مِلا ہُوا پایا جاتا ہے۔ اِس کو پگھلا کر صاف کر لیتے ہیں۔ اَور چادریں یا سلاخیں بنا لیتے ہیں ۔

۳- یہ دھات آسانی سے پگھلائی جا

سکتی ہے - اَور جو چیز وزکار ہو - سانچے
میں ڈھال کر بنا لیتے ہیں - قُفل - کُنجیاں
اَور مشینوں کے پُرزے سب اِسی طرح
سے بناتے ہیں ٭

۴ - دُنیا میں جِتنے کارخانے ہیں - سب
لوہے کی بدَولت چلتے ہیں - خاص کر ریل
کا تو دار و مدار ہی اِسی پر ہے - ریل کی
لائِن کو دیکھو تو لوہے کی - سِگنل دیکھو -
لوہے کے - گاڑیوں کے پہیّے - اِنجن کے
پُرزے - غرض جِس چیز کو دیکھو - سب
لوہے کی - اِس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سستا
ہونے کے عِلاوہ مضبُوط اَور پائِدار بھی
ہے ٭

۵ - لڑائی کے ہتھیار - بندُوق - پستول
اَور مشین گنیں سب لوہے کی بنتی ہیں ٭

۶ - یہ دھات گرم کر کے کُوٹنے سے بڑھ جاتی ہے - لوہار اِس کو بھٹّی میں گرم کرتے ہیں - جب لال سُرخ ہو جاتا ہے - تو نِکال کر ہتھوڑے سے کُوٹ کُوٹ کر بڑھا لیتے ہیں - اَور اِس سے مُختلِف اوزار بنا لیتے ہیں - اِس کا بُہت لمبا اَور باریک تار بھی کھینچّا جا سکتا ہے ٭

۷ - کِسان کے اِستعمال کے آلات مثلاً درانتی - کُھرپا - کُدال اَور ہل اَور بڑھئی کے اوزار مثلاً آرہ - تیشہ اَور رِنہانی اَور گھوڑے کے سُموں اَور جُوتوں کے تلووں میں لگانے کے نعل اَور چھوٹے موٹے کِیل وغیرہ سب اِسی سے بنائے جاتے ہیں ٭

۸ - مکان پر چھت ڈالنے کے لِئے

گارڈر بڑے بڑے پھاٹک۔ کھڑکیوں اور روشن دانوں کے لئے جالیاں اور گھر کا اور ضروری سامان مثلاً ڈول۔ کڑاہی۔ توا۔ دست پناہ۔ چاقو۔ چھری اور سوئی جیسی چھوٹی چھوٹی چیزیں سب لوہے کی بنتی ہیں ⁘

۸۔ پرماتما کا بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے لوہے جیسی ضروری دھات اتنی زیادہ پیدا کی ہے کہ وہ اس قدر سستی ہے۔ اگر ذرا مہنگی ہوتی تو زندگی بدمزہ ہو جاتی ⁘

سوالات

۱۔ لوہا سستا کیوں ہے؟

۲۔ لوہے سے گھر کا کیا کیا سامان بنتا ہے؟

۳- اگر لوہا نہ ہوتا تو کیا کیا تکلیف ہوتی ؟

۲۹- ہوائی جہاز

چونک گھبرانے مرتبہ مشین
ڈاک مقامات رفتار مضائقہ

۱- صبح کا وقت ہے۔ لالہ موتی رام اپنے دونوں لڑکوں سوہن اور جوتی کو ساتھ لئے ہوئے سیر کو جا رہے تھے کہ دور سے شور سنائی دیا۔ دونوں لڑکے چونک پڑے۔ لالہ جی نے پوچھا۔ سوہن جانتے ہو یہ شور کیسا ہے ؟

سوہن۔نہیں جناب! مجھے تو کچھ معلوم

نہیں ہے ÷

لالہ جی - جوتی - تمہیں کچھ معلوم ہے ؟

جوتی - پتا جی ! جب بڑے بھائی کو کچھ
علم نہ ہو - تو بھلا مجھے کیسے ہو سکتا ہے -
مَیں تو اِن سے بہت چھوٹا ہوں ÷

لالہ جی - بیٹا ! گھبرانے کی کیا بات ہے ؟
لو ہم بتائے دیتے ہیں - وُہ دیکھو - آسمان
پر اُڑتا ہُوا کیا آ رہا ہے ؟ یہ شور
اُسی کے اُڑنے کی آواز ہے ÷

سوہن - جناب ! مَیں نے تو آج تک اِتنا
بڑا پرِندہ کبھی نہیں دیکھا ÷

لالہ جی - بیٹا ! یہ پرِندہ نہیں ہے - یہ
تو ہوائی جہاز ہے ÷

سوہن - ہیں ! ہوائی جہاز ہے ÷

لالہ جی - ہاں بیٹا ! ہوائی جہاز ہے ÷

سوہن ! مگر سُنا ہے - جہاز تو سمندروں میں چلا کرتے ہیں ٭

لالہ جی - ٹھیک ہے - مگر یہ ہوا میں اُڑا کرتا ہے ٭

جوتی - لالہ جی - میں نے تو اِسے آج ہی دیکھا ہے - اِس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا ٭

لالہ جی - ایک تو تُم چھوٹی عُمر کے ہو - دُوسرے گاؤں میں رہتے ہو - جب تُم بڑے ہو گے اور بڑے بڑے شہروں میں پڑھنے کے لئے جایا کرو گے - تو کئی مرتبہ دیکھا کرو گے ٭

سوہن - لیکن یہ اُڑتا کس طرح ہے ؟ اِس کے پر لگے ہُوئے تو معلُوم ہوتے ہیں - مگر یہ اِن کو پرندوں کی طرح

ہلاتا نہیں ÷

لالہ جی۔ یہ ان پروں سے نہیں اُڑتا۔ بلکہ یہ پر اُڑنے میں مدد دیتے ہیں۔ اُڑتا تو یہ مشین سے ہے۔ اور چلانے والا جدھر چاہتا ہے۔ لے جاتا ہے ÷

سوہن۔ کیا چلانے والے کے علاوہ اور آدمی بھی اس میں بیٹھ سکتے ہیں ÷

لالہ جی۔ کیوں نہیں بہت سے آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ اور بہت سا سامان رکھا جا سکتا ہے۔ اب تو ڈاک بھی ان کے ذریعہ سے دُوسرے شہروں میں پہنچائی جاتی ہے۔ اور کچھ عرصے میں ریل کی طرح مسافر بھی ان کے ذریعہ سے دُوسرے مقامات پر پہنچائے جایا کریں گے ÷

سوہن - کیا یہ ریل سے زیادہ تیز اُڑتا ہے؟

لالہ جی - ریل اِس کے سامنے کیا چیز ہے؟ اِس کی رفتار ریل سے کہیں زیادہ ہے۔

سوہن - کیا یہ دو گھنٹے میں لاہور پہنچ جائے گا؟

لالہ جی - نہیں - یہ ابھی چند منٹوں میں پہنچ جائے گا۔

جوتی - لالہ جی - میں تو بڑا ہو کر اِسی کے ذریعہ سفر کیا کروں گا؟

لالہ جی - ہاں بیٹا، کیا مضائقہ ہے؟

سوالات

۱- ہوائی جہاز کیسا ہوتا ہے؟

۲ - اِن جُملوں کا مطلب بتاؤ :-

ریل اِس کے سامنے کیا چیز ہے - اِس کی رفتار ریل سے کہیں زیادہ ہے - کیا مضائقہ ہے؟

---

۳۰ - اِتّفاق

پھنسانے پھڑپھڑانے مُصیبت - راحت

۱ - کچھ کبوتر ہوا میں اُڑتے تھے
اُڑتے اُڑتے کہیں پہ جا نکلے
۲ - دیکھا جنگل میں ہیں پڑے دانے
دیکھتے ہی وہ اُس پہ ٹوٹ پڑے
۳ - اُن میں تھا ایک حکمران اُن کا
وہ بڑا خیر خواہ تھا اُن کا

۴- اُس نے ہمدردی سے اُنہیں روکا
اِک کبوتر نے اور بھی ٹوکا
۵- یہ غلط ہے خیال سب اُن کا
کہ نہ دانہ ہے یہ نہ ہے ڈُنکا
۶- یہ فقط جال ہے پھنسانے کو
ورنہ جنگل میں کیا ہے کھانے کو
۷- پر سُنی ایک بھی نہ بات اُن کی
دانے چُگنے کی سب نے رائے دی
۸- اُن کی سب باتیں رائگاں گئیں
دانے چُگنے تھے اور پھنسے وُہ وہیں
۹- پھنس گئے جال میں وُہ جب سارے
پھر لگے پھڑ پھڑاتے بیچارے
۱۰- سب یہ بولے کہ زور دکھلاؤ
اُس کو ہمّت سے لے کے اُڑ جاؤ
۱۱- زور مارا جو سب نے ایک ہی ساتھ

لے اُڑے جال بھی وُہ ہاتھوں ہاتھ

۱۲- کر لیں گر اتّفاق کوئی بھی
پھر مُصیبت نہیں رہے کوئی

۱۳- ایک کے واسطے مُصیبت ہَے
مِل کے گر سب کریں تو راحت ہَے

سوالات

۱- کبُوتروں نے بادشاہ کا کہا مانا - تو کیا نتیجہ ہُوا ؟

۲- جب کبُوتروں نے اِتّفاق کر کے زور لگایا تو کیا ہُوا ؟

۳- اِتّفاق کی کیا برکت ہَے ؟

۳۱- دھرماتما راجہ

حکومت آسوج منگسر خزانہ
فروخت گزارہ چٹائی راجپاٹ

۱- دو ہزار سال ہوئے ہندوستان میں ایک بہت زبردست راجہ حکومت کیا کرتا تھا۔ جس کا نام وکرم آدتیہ تھا جس کو عام لوگ بکرماجیت کہتے ہیں۔ اسی کے نام کا بکرمی سمّت اب تک جاری ہے۔ جس کے مہینوں کے نام بساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ ساون۔ بھادوں اسوج۔ کاتک۔ منگسر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن اور چیت ہیں۔

۲-اِس راجہ کی طبیعت میں سادگی اِس قدر تھی -کہ ہر روز جب صُبح کو دریا پر نہانے جاتا تو ایک گھڑا اپنے ساتھ لے جاتا - نہانے سے فارِغ ہوتا تو گھڑا پانی سے بھر کر اپنے ساتھ لے آتا- رانی اُس پانی سے خُود کھانا پکاتی - راجہ کو کھِلاتی- اور پھر خُود کھاتی ÷

۳-اِس راجہ کا یہ بھی خیال تھا -کہ تمام اِنسان برابر ہیں -کسی کو یہ حق حاصِل نہیں ہے کہ دُوسرے اِنسان سے اپنا کام کرواے -اِس لئے اِس کے گھر میں کوئی مُلازِم نہ تھا-گھر کا تمام کام کاج راجہ اپنے ہاتھ سے کرتا یا اُس کی رانی کرتی ÷

۴- راجہ بکرماجیت کے دھرماتما ہوتے

کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وُہ سلطنت کی آمدنی میں سے اپنے ذاتی خرچ کے واسطے کچھُ نہ لیتا تھا۔ وُہ جانتا تھا کہ خزانہ سلطنت کے کاموں کے واسطے ہے نہ کہ راجہ کے اپنے کام کے واسطے۔ اِس لئے وُہ اپنے ہاتھ سے کتابیں لکھتا اور اُن کو فروخت کر کے اپنا گزُارہ کرتا ؛

۵۔ اِس کی عدالت کا یہ حال تھا کہ ہر ایک مُقدّمہ کو خُود سُنتا اور فیصلہ اِس خوُبی کے ساتھ کرتا کہ کِسی فریق کو شکایت کی گنجائش نہ رہتی ؛

۶۔ یہ راجہ آرام طلب نہ تھا۔ گھر میں سونے کے واسطے صرف ایک چٹائی تھی۔ اور پانی کے ایک گھڑے کے سوا

اَور کچھ نہ تھا۔ صرف ایک ہی لڑکا تھا۔ جب وُہ جوان ہُؤا تو راج پاٹ کا سارا کام اُس کے سپُرد کرکے خُود جنگل میں چلا گیا۔ اور آخری دم تک وُہیں خُدا کی عبادت کرتا رہا ٭

۷۔ دیکھتے ہو۔ کتنا بڑا راجہ تھا۔ مگر گھر کا سب کام خُود کرتا تھا ایک تُم ہو کہ گھر کا کام کرنے سے شرم کرتے ہو ٭

سوالات

۱۔ راجہ بکرماجیت نے آخری عُمر کہاں گزاری اور کس طرح گزاری ؟

۲۔ وُہ گھر میں مُلازم کیوں نہیں رکھتا تھا ؟

۳۔ راجہ بکرماجیت سلطنت کے خزانہ میں سے کیوں اپنے لیئے خرچ نہ کرتا تھا ؟

۲- بکرمی سمت کے مہینوں کے نام بتاؤ ؞

۲۲- راجہ ہرِیشچندر

خیرات اِستقلال مُصیبت تعظیم
دکھشنا وہم وگُمان جواہرات عہد
شمشان مقتول کفن قاتِل آفرِین

۱- پچھلے وقتوں میں ہرِیشچندر نامی ایک راجہ تھا- اُس میں یوں تو بہت سی خوبیاں تھیں - مگر خیرات اور اِستقلال کی خوبی تعرِیف کے قابِل تھی - جو شخص اُس کے دربار میں جاتا - مُنہ مانگی مُراد پاتا - اگر اُس پر کوئی مُصیبت آ جاتی - تو وہ ہرگز

نہ گھبراتا ٭

۲- ایک دِن رِشی وِشوامتر راجہ ہرِیشچندر کی اِن دونوں باتوں کا اِمتحان کرنے کے واسطے اُس کے دربار میں گئے۔ راجہ تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑا ہُوا۔ اور رِشی کو بڑی عزّت کے ساتھ تخت پر بٹھایا اور خُود سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اور عرض کی کہ حُکم کیجئے ٭

۳- وِشوامتر- کیا جو کچھ ہم مانگیں گے۔ دے دیگا ؟

ہرِیشچندر- جو حُکم ہو بجا لاؤں گا ٭

وِشوامتر- پھر پچھتائیگا تو نہیں ٭

ہرِیشچندر- بھلا ایسا بھی ہو سکتا ہے ٭

وِشوامتر- اچھّا ! تو پھر اپنا تمام مُلک ہمیں دیدے ٭

ہریشچندر۔ لے لیجئے۔ سارا مُلک حاضر ہے ❖

وِشوامتر۔ اب بھی سوچ لے۔ پھر پچھتائے گا ❖

ہریشچندر۔ آپ ایسا وہم و گمان ہی نہ کیجئے۔ بھلا ہریشچندر اپنے عہد سے پھر سکتا ہے؟

وِشوامتر۔ بہت اچھا۔ مگر شاستروں کے مُطابق کچھ دکشنا بھی چاہیئے؟

ہریشچندر۔ تو پھر جس قدر زیورات اور جواہرات ہمارے پاس ہیں لے لیجئے ❖

وِشوامتر۔ وُہ تو سب مُلک کے ساتھ شامل ہیں۔ اُن کے عِلاوہ کچھ دو ❖

ہریشچندر۔ تو پھر ہم حاضر ہیں ❖

۹۔ غرض راجہ ہریشچندر اور اُس کی

رانی اَور اُن کا لڑکا روہت تینوں بنارس
میں جا کر فروخت ہُوئے ۔ رانی کو لڑکے
سمیت بنارس میں ایک براہمن نے خرید
لیا ۔ اَور ہرِیشچندر کو ایک مُردے جلانے
والے نے ۔ اَور اِس طرح سے جو رقم وصُول
ہُوئی ۔ وُہ رِشی وِشوامتر کو دکشنا میں دی گئی۔
۵۔ یہاں تک تو اُن کی خیرات کا اِمتحان
تھا ۔ اَور ابھی اُن کے اِستقلال کا اِمتحان
باقی تھا ۔ وِشوامتر کے کہنے پر براہمن
نے رانی کو گھر کا کام سپُرد کر دِیا ۔ اَور
روہت کو باغ میں پھُول چُن کر لانے کا
اَور مُردے جلانے والے نے ہرِیشچندر کو
شمشان میں مُردے جلانے کا کام سپُرد کر
دِیا ۔ اَور یہ حُکم بھی دِیا کہ جو کوئی مُردہ جلانے
کے واسطے یہاں لائے ۔ تو اُس سے مُردہ

جلانے کی فیس لے لو۔ جو فیس نہ دے اُس کو جلانے سے منع کر دو ؛

۶۔ روہت حکم کے مطابق باغ میں لڑکوں کے ساتھ پھول چُننے جاتا۔ ایک دن وُہ پھول چُن رہا تھا کہ اُسے سانپ نے کاٹ کھایا۔ لڑکوں نے جب اُسے تڑپتے ہُوئے دیکھا۔ تو گھر آ کر اُس کی ماں سے کہا۔ کہ تُمہارے لڑکے کو سانپ نے کاٹ کھایا ہے۔ بیچاری ماتا کی ماری روتی پیٹتی لڑکے کو اُٹھا کر گھر لائی۔ براہمن سے کفن مانگا تو اُس نے اِنکار کر دِیا۔ مجبُوراً اُس نے اپنی دھوتی کا ایک حِصّہ پھاڑ کر لڑکے پر کفن ڈالا اور مرگھٹ میں جلانے کے لئے لے گئی ؛

۷۔ شام ہو گئی تھی۔ بے چاری مُصیبت

کی ماری کے پاس مُردے کے جلانے کو
لکڑیاں بھی نہ تھیں - جنگل سے لکڑیاں
اِکٹھی کر کے لائی - اور جلانے کو ہی تھی -
کہ ہریشچندر نے ٹوکا - کون ہے؟ جو اِس
وقت مُردے کو جلانے کے لئے لایا ہے -
رانی نے آواز سے پہچان لیا - اور کہا -
مہاراج! میں ہوں آپ کی رانی - اور آپ
کا اِکلوتا بیٹا سانپ نے کاٹ کھایا ہے -
اُسے جلانے لائی ہوں - ہریشچندر نے کہا -
اچھا - تو پہلے مُردہ جلانے کی فیس نکالو -
پھر جلانے کی اِجازت ملے گی - رانی نے
کہا کہ اگر کچھ پاس ہوتا تو اِس پر دھوتی
کا کفن کیوں ڈالتی؟

۸ - ہریشچندر نے کہا کہ اگرچہ تُم میری
رانی ہو - لیکن میں اپنے آقا کے حُکم کی خلاف

ورتہی نہیں کر سکتا۔ اور دھرم نہیں چھوڑونگا۔
رانی مرگھٹ سے گھر کو واپس آئی۔ کہ وہاں
سے پیسہ مانگ لائے۔ راشتہ میں اُس نے
دیکھا کہ ایک شخص ایک چھوٹے سے
بچّے کا گلا گھونٹ رہا ہے۔ اُس نے آواز
دی کہ پکڑو پکڑو قاتل جاتا ہے۔ قاتل تو
بھاگ گیا۔ لیکن جب لوگ اِکٹھے ہوئے۔ تو
اُنھوں نے یہ ہی دیکھا کہ تارا متی ایک
مقتول بچّے کی لاش کے پاس کھڑی ہے۔
اُنھوں نے فوراً پکڑ لیا کہ یہ ڈائن ہے۔
اور اِسی نے اِس بچّے کو مارا ہے۔ سب
اُس کو پکڑ کر کوتوال کے پاس لے گئے۔
اُس نے حکم دیا کہ مرگھٹ میں لے جاکر
چانڈال سے اِس کا سر قلم کروایا جائے۔
ہریشچندر نے کہا۔ تارا۔ ہے تو تو میری

رانی - لیکن میں اپنا فرض ادا کرنا ہی دھرم
سمجھتا ہوں - دھرم نہیں چھوڑوں گا -
ہرِیشچندر نے تلوار مارنے کو ہاتھ اُٹھایا
ہی تھا - کہ رِشی وِشوامتر نے جو پیچھے
چھپے کھڑے تھے - فوراً ہاتھ پکڑ لیا - اور
کہا - شاباش ہرِیشچندر شاباش! صد آفرین
ہے - تیرے دھرم اور اِستقلال پر -
یہ جو کچھ بھی ہوا ہے - میرے کہنے سے
ہوا ہے - اور مجھے تیرا اِمتحان کرنا تھا -
سو تو اُس اِمتحان میں کامیاب ہوا ہے -
اِتنا کہہ کر روہت پر امرت کا چھینٹا مارا اور
وہ اُٹھ کھڑا ہوا - پھر ہرِیشچندر سے کہا -
کہ جا اپنا راج پاٹ سنبھال ؛
۹ - ہرِیشچندر نے جواب دیا - میں کھشتری
ہوں - خیرات کی ہوئی چیز واپس لینا میرا

دھرم نہیں ہے - وِشوامتر نے کہا - مَیں تو جنگل میں رہ کر پرماتما کی عِبادت کرنے والا ہُوں - مجھے راج پاٹ سے کیا تعلُق - آخر ہرِیشچندر کے بالکُل اِنکار کر دینے پر اُس کے لڑکے روہت کو راجہ بنایا گیا - اَور ہرِیشچندر اور اُس کی رانی نے باقی تمام عُمر پرماتما کی بھگتی کرنے میں گُزار دی ؛

۱۰ - لڑکو! دیکھتے ہو - تُمھارے بُزرگ کیسے اِستقلال والے اَور دھرم والے تھے - تب ہی اُن کا نیک نام اب تک زِندہ ہے - اَور ہمیشہ زِندہ رہے گا - تُمھیں بھی اُن کی پَیروی کرنی چاہیئے ؛

سوالات

۱ - کیا ہرِیشچندر وِشوامتر کے اِمتحان میں پُورا اُترا ؟

۲۔ ہریشچندر نے اپنا راج پاٹ واپس کیوں نہیں لیا؟

۳۔ اِس کہانی سے تُم کیا نتیجہ نکالتے ہو؟

۳۳۔ بِھیشم

ہستناپُور شانتنو لائِق فائِق

سلطنت ترغیب گھاٹ سلیقہ

وارِث قَول اِقرار

۱۔ پُرانے زمانے میں دِہلی سے کچھ فاصلے پر ایک شہر ہستناپُور تھا۔ وہاں ایک راجہ حکومت کیا کرتا تھا۔ جس کا نام راجہ شانتنو تھا۔ اور اس کی رانی کا

نام گنڈگا تھا ؛

۲- کچھ عرصے کے بعد اُس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہُوا- جس کا نام اُس نے بھیشم رکھا- یہ لڑکا تھوڑے عرصے میں ہی پڑھ لِکھ کر بڑا لائق فائق ہو گیا- یہ بڑا بہادر اور ماں باپ کا فرمان بردار تھا ؛

۳- بھیشم کی ابھی شادی نہ ہونے پائی تھی- کہ اُس کی ماں رانی گنگا فوت ہو گئی- راجہ کو رانی کے مرنے کا بڑا غم ہُوا- یہاں تک کہ سلطنت کے کاروبار چھوڑ کر بیٹھ گیا- آخر بھیشم نے وزیر سے صلاح کر کے راجہ کو سیر و شکار کی ترغیب دِلائی- تا کہ اِس کا کسی طرح دِل بہلے ؛

۴- راجہ روز سیر و شکار کو جانے

لگا۔ اور اِس طرح سے اُس کا دِل بہل گیا۔ ایک دِن دریا کے کِنارے سیر کرتا ہُوا جا رہا تھا۔ کہ ایک ملّاح کی لڑکی پاس سے گزری۔ راجہ نے لڑکی سے پُوچھا۔ کہ تُو کَون ہے؟ اَور یہاں کیوں آئی ہے؟ لڑکی نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ مہاراج! مَیں ایک ملّاح کی لڑکی ہُوں۔ ہمارا گھر پاس ہی ہے۔ اَور مَیں یہاں گھاٹ پر پانی بھرنے آئی تھی۔ لڑکی میں ادب سلیقہ اَور خوبصُورتی دیکھ کر راجہ کے دِل میں اُس سے شادی کرنے کا خیال پَیدا ہُوا ؞

۵۔ راجہ لڑکی کے ہمراہ اُس کے باپ کے پاس گیا اَور کہا۔ کہ اگر تُم اپنی لڑکی کی شادی مجھ سے کر دو۔ تو کیا ہی

اچھّا ہو ۔ ملّاح نے ہاتھ باندھ کر عرض کی
مہاراج ! میں بڑی خوشی سے تیّار ہوں ۔
مگر ایک شرط پر ۔ کہ میری لڑکی کی اولاد
تخت پر بیٹھے ۔ راجہ نے جواب دیا ۔
ایسا نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ تخت کا حق
بھیشم کا ہے ۔ اور کسی کا حق چھیننا دھرم
شاشتر کے خلاف ہے ÷

۶ ۔ راجہ کے دِل پر اِس واقعہ کا
اثر بہت بُرا پڑا ۔ اور وُہ پہلے سے زیادہ
غمگین رہنے لگا ۔ جب بھیشم کو اِس بات
کا پتہ چلا ۔ تو وُہ اپنے باپ کو خوش
کرنے کے لئے سیدھا ملّاح کے پاس
پہنچا ۔ اور اُس سے پُوچھا کہ تُم اپنی
لڑکی کی شادی میرے باپ سے کیوں
نہیں کر دیتے ؟ ملّاح نے جواب دیا ۔

راجکمار! مجھے کچھ اِنکار نہیں ہے۔ اگر میری لڑکی کی اولاد کو تخت پر بٹھایا جاوے۔ بھیشم نے جواب دیا۔ تخت کا وارث میں ہوں۔ اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ عمر بھر تخت پر نہیں بیٹھوں گا۔ ملّاح نے کہا۔ یہ سچ ہے۔ مگر آپ کی اولاد اُن سے تخت چھینے گی۔ بھیشم نے جواب دیا۔ میں تم سے یہ بھی وعدہ کرتا ہوں۔ کہ میں عمر بھر شادی نہیں کراؤں گا ؛

۷۔ راجہ کو جب یہ معلوم ہؤا۔ کہ بھیشم ملّاح کے ساتھ یہ قول اقرار کر آیا ہے۔ تو اُس کو بہتیرا سمجھایا۔ مگر بھیشم نہ مانا۔ آخر راجہ شانتنو نے ملّاح کی لڑکی سے شادی کر لی۔ اور اُس سے

ایک لڑکا پیدا ہُؤا ۔جس کا نام وِچِترَ ویریہ رکھّا ؞

۸ ۔ راجہ شانتنو کے مرنے کے بعد بھیشم نے وِچترَ ویریہ کو ہی تخت پر بٹھایا اَور خُود ساری عمُر شادی نہ کی ۔ اَور اپنے وعدے پر قائِم رہا ؞

۹ ۔ بعض لڑکے اپنے ہی آرام کا خیال رکھتے ہَیں ۔ اَور ماں باپ کی کچُھ پَرواہ نہیں کرتے ۔ اَور اگر وُہ کِسی سے وعدہ بھی کرتے ہَیں ۔ تو اُسے پُورا نہیں کرتے ۔ اُنہیں بہادُر بھیشم کی کہانی سے سبق سیکھنا چاہیئے ؞

سوالات

۱ ۔ بہادُر بھیشم نے راج پاٹ کیوں چھوڑا ۔ اَور

شادی کیوں نہ کی ؟

۲- اِس کہانی سے تُم کیا سبق سیکھتے ہو ؟

۳۴ - ترانہ

جوانمرد عنایت چُٹکِیاں

کِینہ بشر جوت

۱- پرماتما ہمارے ہم کو بنانے والے
ہم کو دھرو بھگت سا دھرماتما بنا دے

۲- پرہلاد سا یقین دے - وِکرم سی سادگی دے
خیرات میں ہمیں تو ہرِیشچندر سا بنا دے

۳۔ بھیشم سے مرد ہوں ہم اور بھیم سے بہادر
اپنے دھرم پہ قائم رہنا ہمیں سکھادے

۴۔ بھگوان رام کی کر طاقت ہمیں عنایت
دُنیا کڑی کماں ہے یہ توڑنا سکھادے

۵۔ بھائی کا اُنس ہر دم دِل میں رہے ہمارے
بھائی بھرت سا ہم کو اے ایشور بنا دے

٦۔ وِکرم کی طرح ہم ہوں علم و ہُنر میں یکتا
تسلیم کر لیں غلطی کوئی اگر جتا دے

۷۔ دُنیا کی جھوٹی دَولت سے پیار ہو نہ ہم کو
نانک سا سچّا سَودا کرنا ہمیں سکھادے

۸۔ سیوا کا بہاؤ ہر دم لے چٹکیاں جگر میں
خدمت کریں گورُو کی ایسا ہمیں بنادے

۹۔ ہو جس سے دوشمنی کا ہم کو ذرا تعلّق
اُس کو نہ ہم بھلائیں وہ گر ہمیں بھلادے

۱۰۔ دِل سے نکالیں کینہ ہو پریم دُوسروں سے

دِل میں ہر اِک بشر کے اِک جوت سی جگادے

۱۱- بھگوان کرشن اپنا رہبر رہے جہاں میں
رستہ جو بھول جائیں رستہ اُنہیں بتاوے

سوالات

۱- ترانہ زبانی یاد کرو- اور گایا کرو +

۲- دسویں اور چوتھے شعر کا مطلب بتاؤ +

مطبع عام پریس واقع چیٹرجی روڈ لاہور میں باہتمام لالہ موتی رام مینیجر چھپی اور رائے بہادر لالہ سوہن لال ایم-ایل-اے پروپرائیٹر ایضاً منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز لاہور نے شائع کی